گوشۂ خاص

ناول ہو جیمز ہیڈلے چیز کا اور ترجمہ اثر نعمانی مرحوم کا...... تو یہ امتزاج کسی شاہکار کی نوید ہوتا ہے اور سنسنی، تجسس اور دلچسپی کی گارنٹی آنکھیں بند کر کے دی جا سکتی ہے۔ انہی اوصاف سے مزین زیرِ نظر تحریر گوشۂ خاص میں پیش کی جارہی ہے، اس اعتماد کے ساتھ کہ اس گوشے اور آپ کے معیار پر پورا اترے گی۔ پڑھیے اور اپنی آرا سے نوازیے۔

دوسرا حصہ

سیاہ انگوں

اثر نعمانی/ جیمس ہیڈلے چیز

ATA-UL-MUSTAFA

بے ہوشی کی حالت میں پائی جانے والی ایک بے نام، بے خانماں عورت کے حصول کا فساد۔ عورت اپنی یادداشت کھو چکی تھی اور تینوں بڑی طاقتیں ہر قیمت پر اسے دوسرے کے قبضے میں جانے سے محفوظ رکھنا چاہتی تھیں۔ اس سلسلے میں ہر کوئی اپنا کھیل کھیل رہا تھا۔ اور ہار جیت ہر کھیل کا لازمی حصہ ہے۔ ہر فریق یہ کھیل جیتنے کے لیے کھیل رہا تھا... مگر جیت کسی ایک کے حصے میں آنی تھی!

جرلینڈ نے ایمبولینس کے پاس ملک کو کھڑے دیکھا تو وہ چونک پڑا مگر اس نے جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔

''یہ تو میرا پرانا کامریڈ ملک معلوم ہوتا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''اور میں تمام وقت اس خیال سے خوش تھا کہ مہینوں پہلے میں تمہیں مرنے کے لیے چھوڑ آیا تھا۔''

''میں اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں ہوں۔'' ملک نے جواب دیا۔ ''اندر بیٹھ جاؤ اور اپنا منہ بند رکھو۔''

جرلینڈ نے کندھے اچکائے۔ کورڈاک کی طرف دیکھا جو رائفل تانے کھڑا تھا اور ایمبولینس میں بیٹھ گیا۔

''تم بھی۔'' ملک نے جینی سے کہا۔

جینی اندر بیٹھنے لگی تو جرلینڈ نے اسے سہارا دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر جینی اس کی مدد نظر انداز کرتے ہوئے خود ہی بیٹھ گئی۔ سمرنوف نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ کورڈاک اس کے برابر بیٹھ گیا۔ ملک، جرلینڈ کے ساتھ ہی ایمبولینس کے اندر بیٹھ گیا۔ ایمبولینس اپنا سائرن بجاتی ہوئی نیولی کی جانب چل دی۔

''تم اس جہنمی سرنگ سے کیسے بچے؟'' جرلینڈ نے ملک سے پوچھا۔ ''میں تو واقعی یہ سمجھ رہا تھا کہ تمہارا آخری دیدار کر چکا ہوں۔''

''صرف تمہارے پاس ہی ہیلی کاپٹر نہیں تھا۔'' ملک نے جواب دیا۔ ''مگر اب یہ پرانی بات ہو چکی ہے۔ تو گویا تم اس عورت کے شوہر ہو۔ بہت خوب! تم اسے کہاں لے جانے کا ارادہ کر رہے تھے؟''

''ڈورے نے سفارت خانے میں اس کے لیے ایک کمرے کا انتظام کر دیا ہے۔'' جرلینڈ نے جھوٹ بولا۔ ''سوچا یہی گیا تھا کہ میں اس کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آؤں تا کہ اگر یہ کچھ جانتی ہے تو بتا دے۔ لیکن اب تم نے اس پر قبضہ کر لیا ہے تو کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟''

''یہ میرا کام ہے۔'' ملک نے کہا۔ جرلینڈ نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

''تم روسیوں کے ساتھ دشواری یہ ہے کہ تم اپنے کام کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہو۔ خیر، اس کی بات چھوڑو۔ میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ ہم آپس میں کوئی معاہدہ کر سکتے ہیں۔ تم عورتوں کو رام کرنا نہیں جانتے، میں جانتا ہوں۔ فرض کرو، میں اب بھی اس کے شوہر کا کردار ادا کرتا رہوں اور جو باتیں یہ مجھے بتائے میں ڈورے کے بجائے تمہیں بتا دوں۔ مجھے امید ہے کہ میں تمہارے مقابلے میں اس عورت سے کہیں زیادہ مفید معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔ تمہیں اس کی کچھ قیمت ضرور دینا پڑے گی تو اس کی پرواہ مت کرو۔ میں صرف تیس ہزار ڈالر کے بدلے تم سے تعاون کر سکتا ہوں۔ بولو، کیا

کہتے ہو؟''

جینی نے جو یہ سب کچھ سن رہی تھی، چونک کر جرلینڈ کی طرف دیکھا۔ ''تم بہت ہی خطرناک آدمی ہو۔'' وہ بولی۔ ''کس دل سے یہ ساری باتیں کر رہے ہو!''

''تم اپنی خوب صورت ناک اس معاملے سے الگ رکھو۔'' جرلینڈ مسکرایا۔ ''کون اس بات کی پروا کرتا ہے کہ تم کیا سوچتی ہو۔ ہاں تو ملک، میرے روسی کامریڈ...... معاہدہ کر رہے ہو!''

''میں تم پر اعتبار کرنے کے بجائے کسی سانپ پر بھروسا کرلوں گا۔'' ملک نے جواب دیا۔ ''میں اس عورت کو سنبھال سکتا ہوں۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ ڈورے نے تم جیسے آدمیوں کو رکھ چھوڑا ہے۔''

''ٹھیک کہتے ہو۔ مجھے بھی تعجب ہوتا ہے۔'' جرلینڈ نے ایک قہقہہ لگایا۔ ''مگر ڈورے بڑی رومانی طبیعت کا آدمی ہے۔ اس نے کسی کو ناقابلِ اعتماد سمجھنا نہیں سیکھا۔ او کے، اگر تمہیں یقین ہے کہ تم کوئی معاہدہ کرنا نہیں چاہتے تو یہ بتا دو کہ میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟''

''تھوڑی دیر میں ایمبولینس ایک جگہ رکے گی۔'' ملک نے بتایا۔ ''تو ہم تمہیں اتار دیں گے۔ تب تم ڈورے کے پاس جا کر اسے بتا سکتے ہو کہ تم ناکام رہے۔ مگر محتاط رہنا، اگر ہماری ملاقات دوبارہ ہوئی تب تمہارے لیے اتنی خوشگوار نہیں ہوگی۔ ابھی میرے پاس کوئی ایسا آرڈر نہیں ہے کہ میں تمہیں ہلاک کردوں لیکن ہم دوبارہ ملے تو مجھے یہ خیال آ سکتا ہے۔''

''میں تم سے کوسوں دور رہوں گا کامریڈ۔'' جرلینڈ جیسے کانپ کر بولا۔ ''میں بالکل تمہارے راستے میں آنا نہیں چاہتا مگر ہماری خوب صورت نرس کا کیا بنے گا؟''

''یہ بھی تمہارے ساتھ جا سکتی ہے۔'' ملک نے جینی کی طرف دیکھا۔ ''اور تمہاری اطلاع کے لیے بتا دوں کہ تم لوگوں کو اتارنے کے بعد کچھ ہی دور آگے جا کر ہم دوسری کار میں بیٹھ جائیں گے۔ اس لیے ہمارا تعاقب کر کے تم صرف اپنا وقت ضائع کرو گے۔''

''میں بھلا تمہارا تعاقب کیوں کروں گا۔'' جرلینڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اسپتال جا کر اس عورت کو لے جانے کے سلسلے میں بھی میں اوپری دل سے کام کر رہا تھا مگر کامیاب نہیں ہوا۔ میرے پاس کچھ رقم باقی ہے چنانچہ میں اپنا رستہ پکڑوں گا۔ اب ڈورے جانے اور اس کا کام۔''

ملک نے ایک گہری سانس لی۔ ایک امریکن ایجنٹ کا یہ طرزِ عمل، اس کی یہ گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنا کام سنجیدگی سے انجام دیتا تھا اور اپنے مقصد کے لیے زندگی بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہتا تھا مگر یہ آدمی...... اس نے اپنے بڑھتے ہوئے غصے پر قابو پایا۔ وہ جرلینڈ کو جانتا تھا...... یہ آدمی صرف اپنی ذات کے بارے میں سوچتا ہے لیکن جرلینڈ کے بارے میں سوچتے ہوئے ملک کو یہ خیال ضرور آیا کہ اگر وہ بھی اس فلسفے کو مانتا ہوتا... ہمیشہ اپنا اور دولت کا خیال رکھتا تو زندگی کتنی آسان ہوتی۔ اس نے جرلینڈ کی طرف دیکھا جو اپنی آنکھیں بند کیے، ایمبولینس کے ساتھ ہچکولے کھاتے ہوئے زیرلب کوئی دھن گنگنا رہا تھا۔ مگر اس نے فوراً ہی خود کو تنبیہ کی۔ اس انداز میں سوچنا بھی ملک سے وفاداری کے خلاف تھا۔ اپنا غصہ سمرنوف پر اتارتے ہوئے اس نے تیزی سے کہا کہ وہ ایمبولنس کی رفتار اور بڑھا دے۔

☆☆☆

رات کے دس بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ اچانک اطلاعی گھنٹی نے چیخ کر نکولس وولفرٹ کو چونکا دیا۔ وہ ریونگر کے علاقے میں ایک شاندار اپارٹمنٹ میں رہتا تھا۔ تین کمروں کا یہ اپارٹمنٹ اس نے اپنے باپ کی وراثت میں ملنے والی رقم سے خریدا تھا۔ اس کا باپ جوئل وولفرٹ ایک کامیاب بزنس مین تھا جو امریکن اشیا چینیوں کے ہاتھ فروخت کرتا تھا۔ اس کا پہلا خیال یہ تھا کہ اپنا بزنس اپنے بیٹے کے سپرد کر دے مگر اسے یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ اس کا بیٹا اسکالر بننا چاہتا ہے۔ ایک لمبی مدت کے بعد جس میں اس کا باپ اکثر اس سے ناراض ہی رہا، نکولس وولفرٹ چینی نیلم پتھر اور چین کی کئی زبانوں کے ماہر کی حیثیت سے ابھرا۔ باپ کے مرنے کے بعد اس نے وراثت میں ملنے والی دولت کو بڑی کامیابی سے کاروبار میں لگایا۔ نیلام میں سستی چیزیں خرید کر مہنگی فروخت کرتا رہا۔ نیلم پتھر کے بارے میں معلوماتی اور تحقیقاتی مضامین لکھتا رہا اور جب بھی ضرورت پڑی، ڈورے کو چینی امور کے بارے میں اپنی ماہرانہ رائے دیتا رہا۔

ڈورے نے اسے چینی ماہر کی حیثیت سے قبول کرلیا تھا۔ ناگزیر کارروائی کے طور پر سیکیورٹی نے اس کے بارے میں تحقیقات کی لیکن وہ لوگ اس کی صلاحیتوں سے اتنے متاثر تھے کہ انہوں نے جیسی تحقیقات کرنا چاہیے تھی ویسے نہیں کی۔ یہ بات ڈورے کو ضرور پریشان کرتی کہ وولفرٹ ایشیائی

عورتوں کا بہت شائق تھا۔ اسی طرح اس کی جنسی آوارگی، ڈورے کو ناگوار گزرتی۔

اس نے دروازہ کھولا تو پلاسٹک کی برساتی پہنے ایک خوب صورت چینی لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اور اسے پہچان کر اس کا دل دھڑکنے لگا۔

''ارے پرل! کیا یہ تم ہو؟'' اس نے کہا۔ ''تم یہاں کیا کررہی ہو۔ تم تو بھیگ گئی ہو...... آؤ اندر آجاؤ۔''

پرل کے سرخ خوب صورت ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ ابھری اور وہ اندر داخل ہوئی۔ کچھ الجھا الجھا مگر بے حد خوش ولفرٹ اسے اپنے ساتھ لیے رہائشی کمرے میں آیا اور اسے ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کئی ماہ پہلے وہ چنگ دو ریسٹورنٹ میں پرل سے پہلی بار ملا تھا۔ وہ وہاں اکیلی بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اور چونکہ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اس لیے وہ بھی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ اسے پرل کی پھول جیسی خوب صورتی پسند آئی تھی۔ پرل حیرت انگیز حد تک بڑی بے تکلف ثابت ہوئی۔ جب دونوں کھانا کھا چکے تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جب خوش قسمتی سے تم جیسے آدمی سے میری ملاقات ہوتی ہے تو میری خواہش ہوتی ہے کہ میں اس کے بازوؤں میں سمٹ جاؤں۔ میرے پاس ایک پرائیویٹ کمرا ہے۔ کیا ہم چلیں۔''

اپنی خوش نصیبی پر مشکل سے یقین کرتے ہوئے ولفرٹ اس کے ساتھ چل دیا۔ وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل میں گئے۔ کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے آدمی نے پرل کو ایک چابی دے دی۔ کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ ولفرٹ نے اس کے اور کلرک کے درمیان اشارہ بازی ہوتے دیکھی مگر وہ اس قدر جوش میں تھا کہ کوئی پروا نہیں کی اور پرل کے پیچھے سیڑھیاں طے کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوگیا پھر ایک گھنٹے بعد وہ باہر نکلا تو سوچ رہا تھا کہ مغربی عورتیں محبت اور جنسی تعلق کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں۔ اگرچہ وہ سمجھتی یہی ہیں کہ بہت کچھ جانتی ہیں مگر اس معاملے میں ایشیائی عورتوں کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

وہ اس سے تین چار بار اور ملا اور ہر مرتبہ وہ اس کے ساتھ اسی ہوٹل میں جاتا رہا پھر اس نے تبدیلی کا فیصلہ کیا۔ ولفرٹ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا پسند کرتا تھا۔ اس نے چنگ دو ریسٹورنٹ جانا بند کردیا۔ اسے ایک جاپانی ائر ہوسٹس مل گئی اور اس کے بعد مختلف عورتیں آتی اور جاتی رہیں۔ اب تک وہ پرل کو فراموش کرچکا تھا۔

''ہمیں ایک دوسرے سے ملے بہت مدت گزرگئی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''مگر تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں رہتا ہوں؟''

''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اریکا اولسن کہاں ہے؟'' پرل نے نرمی سے پوچھا۔

ولفرٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ پہلے تو اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ تب اچانک وہ چونک پڑا۔ ''کیا مطلب ہے تمہارا...... میں کچھ سمجھا نہیں۔''

''وہ عورت جو امریکن اسپتال میں تھی۔ اسے وہاں سے ہٹالیا گیا ہے۔'' پرل نے جواب دیا۔ ''تم ڈورے کے لیے کام کرتے ہو۔ میرے ساتھی جاننا چاہتے ہیں وہ عورت کہاں لے جائی گئی ہے۔ تمہیں ضرور بتانا ہوگا۔''

ولفرٹ ایک دم کھڑا ہوگیا۔ چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ اس نے ایک انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

''گیٹ آؤٹ! میں تمہیں یہاں دیکھنا نہیں چاہتا۔ فوراً نکل جاؤ ورنہ میں پولیس کو بلالوں گا۔'' وہ چیخا۔

پرل دیر تک اسے گھورتی رہی۔ اس کے چہرے پر کوئی

تاثر نہیں تھا۔ تب پھر اس نے اپنا بیگ کھول کر پانچ فوٹو نکالے۔

''پہلے ذرا انہیں دیکھ لو۔'' اس نے کہا۔ ''ممکن ہے تمہیں یہ گوارا نہ ہو کہ تمہارے دوست بھی انہیں دیکھیں۔ میں چاہوں تو انہیں مسٹر ڈورے کو بھی بھیج سکتی ہوں۔ ذرا انہیں توجہ سے دیکھنا۔''

وولفرٹ نے اس کے ہاتھ سے فوٹو جھپٹ لیے۔ انہیں دیکھا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ جسم کانپنے لگا۔ آج سے پہلے اسے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کتنا موٹا اور بھدّا ہو چکا ہے اور پھر بغیر لباس کے۔ فوٹو میں عورت کا چہرہ چھپا دیا گیا تھا لیکن اس نے سمجھ لیا کہ وہ پرل کے علاوہ کوئی اور نہیں تھی۔

''میرے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔'' پرل نے کہا۔ ''مجھے ہر صورت میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ عورت کہاں ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم۔'' فوٹو وولفرٹ کے ہاتھوں سے فرش پر گر گئے۔ ''مجھے یہ تو معلوم تھا کہ وہ امریکن اسپتال میں ہے۔ اب اگر وہ اسے کہیں اور لے گئے تو میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔''

''تب تمہیں معلوم کرنا ہوگا۔''

''میں کیسے معلوم کر سکتا ہوں! ڈورے مجھے تو بتانے سے رہا۔ یہ بات تم بھی سمجھ سکتی ہو۔''

''تب تمہیں اس کا پتا معلوم کرنے میں میری مدد کرنا ہو گی۔'' پرل نے اپنے بیگ سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی۔ ''یہ ایک چھوٹا سا مائیکروفون ہے۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ اسے ڈورے کی میز کے نیچے چپکا دو۔ باقی کام ہم کر لیں گے۔ اگر یہ کل صبح دس بجے تک اس جگہ نہیں لگایا گیا تو یہ فوٹو سب جگہ تقسیم کر دیے جائیں گے۔ میرے پاس بہت سی کاپیاں ہیں۔ یہ فوٹو اپنے پاس رکھ لو تاکہ تمہیں یاد رہے۔''

پرل اٹھی اور کوئی دوسری بات کیے بغیر اپارٹمنٹ سے نکل گئی۔ وولفرٹ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس ڈبیا کو دیکھ رہا تھا جو وہ چھوڑ گئی تھی۔

☆☆☆

اس چوراہے پر جہاں سے ایک سڑک ولی ڈی آورے کی طرف جاتی تھی، سمرنوف نے رفتار ہلکی کر دی۔ بارش بہت تیز ہو رہی تھی اور ٹریفک بہت ہی کم تھا۔

''بس یہاں روک لو۔'' ملک نے کہا۔ سمرنوف نے ایمبولینس روک دی۔ ملک نے جرلینڈ کی طرف دیکھا۔ ''تم دونوں اتر جاؤ۔''

''یہاں تک لانے کا شکریہ۔'' جرلینڈ نے ایمبولینس کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یقین ہے کہ تم مجھ سے کوئی معاہدہ کرنا نہیں چاہتے؟''

''گیٹ آؤٹ!'' ملک غصے سے بولا۔

اتنی دیر میں جینی اتر کر بارش میں بھیگ رہی تھی۔ جرلینڈ بھی اتر گیا۔ ملک نے دروازہ بند کر دیا۔ ایمبولینس آگے بڑھ گئی اور کچھ ہی دیر میں اس کی عقبی سرخ روشنی غائب ہو گئی۔

''تمہیں اپنے آپ پر شرم آنا چاہیے۔'' جینی نے کہا۔ ''اور پھر اپنے آپ کو مرد کہتے ہو۔''

''میری ماں کا یہی خیال تھا ورنہ وہ میرا نام پارک جرلینڈ نہ رکھتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں پیدل واپس جانا ہوگا۔''

''کیا تم اس عورت کے لیے کچھ کرنا نہیں چاہتے؟ وہ اغوا کی جا رہی ہے۔ تمہیں ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔''

''تم ہی بتاؤ، کیا کروں؟'' جرلینڈ نے جواب دیا۔ ''میں تو بھیگا جا رہا ہوں۔''

''کسی کار کو روکو اور ان کا پیچھا کرو۔''

''بہت اچھا خیال ہے۔'' جرلینڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہم نے انہیں پکڑ بھی لیا تو کیا کر سکیں گے۔ ان کے پاس رائفل اور ریوالور ہیں۔''

''تب کسی کار کو روکو اور پولیس میں رپورٹ کرو۔'' جینی کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ تھپڑ مارنا چاہتی ہے۔

''اچھا...... اچھا۔ آؤ تو پھر کسی کار کو روکیں۔''

کچھ فاصلے سے ایک روشنی قریب آتی نظر آئی۔ جرلینڈ نے بہت ہاتھ ہلائے مگر کار زن سے گزر گئی۔ نتیجے میں گندے پانی کی ایک بوچھاڑ اس پر پڑی۔

''فرانسیسی لوگ کسی تاریک سڑک پر کار روکنا پسند نہیں کرتے۔'' جرلینڈ نے کہا۔ ''لیکن آؤ پھر کوشش کریں۔ ایک اور کار آ رہی ہے اگر اس نے مجھے کچل دیا تو مجھے امید ہے کہ تم میری قبر پر پھول ضرور چڑھاؤ گی۔''

جرلینڈ نے کار کے قریب آنے پر ہاتھ ہلائے۔ کار ہلکی ہوئی اور جرلینڈ سے کچھ آگے جا کر رک گئی۔

''کم سے کم یہ رک تو گئی۔ آؤ اس سے بات کریں۔''

جرلینڈ کار کی طرف بھاگا۔ جینی اس کے پیچھے لپکی۔ جیک کرمان نے کھڑکی سے سر نکالا اور جرلینڈ کو دیکھ کر مسکرایا۔

''مجھے بھی یہ امید تھی کہ وہ تمہیں راستے میں اتار دیں گے۔ آؤ اندر آ جاؤ۔ ریڈیائی سگنل کی آواز بہت صاف آ رہی ہے۔''

جرلینڈ نے پچھلا دروازہ کھول کر جینی کو اندر بٹھایا اور پھر خود اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کرمان نے کار آگے بڑھا دی۔

جرلینڈ نے ریڈار اسکرین کو دیکھا پھر چند لمحوں کے بعد بولا۔ ''رفتار آہستہ کرو۔ وہ رک رہے ہیں۔ غالباً کار تبدیل کر رہے ہیں۔''

کرمان نے رفتار کم کر دی۔ جرلینڈ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

''بڑی مدت کے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔'' اس نے کرمان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ''تو بوڑھی لومڑی کو مجھ پر اعتماد نہیں کہ اس نے تمہیں میرے پیچھے لگا دیا۔''

''اور اچھا ہی کیا۔'' کرمان نے جواب دیا۔ ''میں نہ ہوتا تو وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جاتی۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' جرلینڈ نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔ ''تمہیں ملک یاد ہے جسے ہم مرنے کے لیے چھوڑ آئے تھے۔ یقین کرو یا نہ کرو، وہ بھی اسی طرح بچ نکلا جیسے کہ ہم بچ گئے تھے۔ وہی یہ کام کر رہا ہے۔''

''پھر تو مجھے ڈورے کو ہوشیار کر دینا چاہیے۔'' کرمان نے چونک کر کہا۔ ''تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ ملک ہی ہے۔''

''بھلا اس بن مانس کو پہچاننے میں کوئی کیسے غلطی کر سکتا ہے۔''

اسکرین پر بپ بپ کرتے ہوئے نقطے نے پھر حرکت شروع کر دی۔

''تم کار چلاؤ میں ڈورے سے بات کرتا ہوں۔'' کرمان نے کہا۔

اس نے کار روک لی۔ جرلینڈ اتر کر دوسری طرف سے آ کر کار میں بیٹھ گیا اور اسٹیئرنگ سنبھال لیا۔ کرمان نے ڈورے کو فون کیا۔ جرلینڈ یک طرفہ گفتگو سنتا رہا۔ پھر جب کرمان نے بات ختم کر کے ریسیور رکھا تو جرلینڈ نے کہا۔

''میں شرط لگاتا ہوں کہ ڈورے اپنی سیٹ پر اچھل پڑا ہوگا۔''

''ہاں...... وہ کافی غصہ ہو رہا تھا۔'' کرمان نے جواب دیا۔ ''وہ تمہیں ذمے دار ٹھہرا رہا ہے۔ اس نے پوچھا ہے کیا تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ کیا میں ہالوران سے بات کروں؟''

''اگر اس نے یہ کہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے ابھی تک معاملہ مجھ پر چھوڑا ہوا ہے۔'' جرلینڈ نے ایک دم کار کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ پوائنٹ میرے حق میں ہے۔ نہیں، اس سے کہنا کہ میں خود سنبھال لوں گا۔ تم میرے ساتھ آ رہے ہو؟''

''تمہارا کیا خیال ہے؟''

''او کے۔ تب اس سے کہہ دو کہ ہم اس سے نمٹ لیں گے۔''

کرمان نے دوبارہ ڈورے سے بات کی اور جب ریسیور رکھ چکا تو بولا۔ ''یہ بات اسے پسند نہیں آئی۔ میرا خیال ہے وہ ہالوران کے آدمیوں کو ضرور بھیجے گا۔''

''تب پھر انہیں پہلے ہم لوگوں کو تلاش کرنا ہوگا۔''

کرمان اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس نے کہا۔

''رک جاؤ۔ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیرس واپس جانا چاہتے ہیں۔''

جرلینڈ نے جلدی سے کار روک کر واپس موڑی اور درمیانی رفتار سے پیرس کی طرف چلنے لگا۔

''وہ آ رہے ہیں۔'' کرمان نے کہا۔

اور ساتھ ہی ایک اسٹیٹ ویگن تیزی سے اوورٹیک کرتے ہوئے گزر گئی اس کی رفتار ایک سو بیس کلومیٹر فی گھنٹا سے بھی زیادہ معلوم ہو رہی تھی۔ جرلینڈ نے بھی رفتار کچھ تیز کی۔ میٹر کی سوئی پچھتر کے ہندسے پر تھرتھرا رہی تھی۔ اسکرین پر بیپ کی آواز بہت واضح تھی۔

''پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہماری دوست حیرت انگیز طور پر خاموش ہے۔'' جرلینڈ نے کہا۔ کرمان نے گھوم کر دیکھا۔

''تم ٹھیک ہو نرس؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں۔'' جینی نے جواب دیا۔

''وہ ٹھیک ہے۔'' کرمان نے بتایا۔ ''مگر شاید سردی ستا رہی ہے۔''

''یہ اس کے مزاج کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔'' جرلینڈ مسکرایا۔ ''وہ سرد ہی پیدا ہوئی تھی۔ اسے تو یہ بھی شبہ ہے کہ مرد ہوں یا نہیں۔''

''اوہ...... میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔'' جینی نے غصے سے کہا۔

''ذرا خیال رکھنا بے بی۔'' جرلینڈ نے مزید رفتار بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ ''نفرت کو محبت کی جڑواں بہن کہا جاتا ہے۔''

☆☆☆

اسٹیٹ ویگن مین روڈ سے گھوم کر ایک پرائیویٹ اسٹریٹ پر آ گئی۔ اس پر بنے گیٹ سے گزر کر ایک پرانے بنگلے کے سامنے آ کر رک گئی۔ کار کے رکتے ہی دروازے پر لگی روشنیاں جل اٹھیں اور مرنا ڈورن سیڑھیوں سے اتر کر

ویگن کے پاس آئی۔ یہ عورت جس نے مردانی وضع کا لباس پہن رکھا تھا، تقریباً چھ فٹ قامت کی تھی۔ اس کے سیاہ بال پونی ٹیل کی صورت میں بندھے ہوئے تھے۔ خدوخال لگتا تھا جیسے پتھر میں تراشے گئے ہیں۔ چپٹی ناک اور باریک ہونٹ۔ اس کے ہاتھ اتنے چوڑے اور بازو اتنے بھرے ہوئے تھے کہ پیدائش کے وقت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوا ہوگا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ مرنا ڈورین روس کی جاسوس عورتوں میں سب سے کامیاب جاسوس تھی۔ اس نے نچلی سطح سے ترقی کی تھی اور انتہائی سخت دل اور ذہین خیال کی جاتی تھی۔ ملک بھی جو اس سے نفرت کرتا تھا، اس کے ساتھ بڑے محتاط انداز میں پیش آتا تھا۔

''یہ رہی تمہاری مریضہ۔'' اس نے ایمبولینس سے اترتے ہوئے کہا۔ ''سردست وہ دوا کے اثر سے بے ہوش ہے مگر صبح نو دس بجے تک ہوش میں آ کر بات کرنے کے قابل ہو جائے گی۔''

''اسے گھر میں لے جاؤ۔'' مرنا نے کہا۔ اس کی آواز سخت اور مردانہ تھی۔ ''تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا؟''

''تعاقب! کیا مطلب ہے تمہارا؟'' ملک نے ناگواری سے پوچھا۔ ایسے سوال سے اسے غصہ آنا لازمی تھا۔ اس کے خیال میں عورتیں مردوں سے کم تر ہوتی تھیں مگر ماضی میں اس عورت نے کئی بار خود کو اس کے بیشتر ساتھیوں سے بہتر ثابت کر دیا تھا۔ مرنا نے اسے گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے ملک کے لیے شدید نفرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

''تمہارا واسطہ ڈورے سے ہے۔'' وہ بولی۔ ''اس کے بارے میں غلط اندازہ لگانا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔''

''مجھے معلوم ہے کہ میرا واسطہ کس سے ہے۔'' ملک نے غصے سے کہا۔ ''تمہارا کام اس عورت کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ مجھے میرے فرائض مت بتاؤ۔'' سمرنوف اور کورڈاک سوئی ہوئی عورت کو اسٹریچر پر مکان کے اندر لے گئے۔

مگر مرنا ایسی عورت نہیں جو ملک کے غصے سے مرعوب ہو جاتی۔

''تب تمہیں اس کار سے پیچھا چھڑا لینا چاہیے۔'' اس نے کہا۔ ''ممکن ہے اسے دیکھ لیا گیا ہو۔'' ملک کا جی چاہا کہ اس عورت کو ایک گھونسا رسید کر دے۔

''میں نے کہا نا کہ یہ میرا آپریشن ہے۔'' اس نے ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔ ''عورت کا خیال رکھو جو تمہارا کام ہے۔''

مرنا نے نفرت بھری نگاہوں سے ملک کو گھورا۔ پھر تیزی سے گھوم کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی بنگلے میں چلی گئی۔ ملک بھی اسے گھور رہا تھا مگر اس نے جو کچھ کہا تھا وہ معقول بات تھی۔ ملک نے فیصلہ کیا کہ اسے اس کار سے پیچھا چھڑا لینا چاہیے۔

سمرنوف عورت کو بنگلے میں پہنچا کر واپس آیا۔

''اب کیا کرنا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''اس کار سے پیچھا چھڑاؤ۔'' ملک نے بتایا۔ ''امریکیوں کو اس کی مدد سے یہاں نہیں پہنچنا چاہیے۔ کورڈاک کے علاوہ اس عورت کی حفاظت کے لیے یہاں اور کون ہے؟''

''میرے تین بہترین آدمی۔ عورت بالکل محفوظ ہے۔''

ملک کچھ ہچکچایا۔ اسے خیال آیا کہ مرنا نے ابھی ڈورے کے بارے میں کیا کہا تھا۔ وہ ڈورے کے بارے میں کیا جانتی ہے۔ ڈورے ایک بیوقوف آدمی تھا۔ وہ جرلینڈ جیسے آدمیوں سے کام لیتا ہے۔ ایک ایسا آدمی جو دشمن سے معاہدہ کرنا چاہتا ہے بشرطیکہ اس کا کوئی مفاد ہو۔ ملک نے سوچا کہ وہ اطمینان سے پیرس جا سکتا ہے۔ وہاں سفارت خانے میں اپنی رپورٹ پیش کر کے کل صبح واپس آ جائے گا اور تب پھر اس عورت سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

''اچھی بات ہے۔ آؤ چلیں۔'' اس نے کہا۔

اسٹیٹ ویگن پرائیویٹ اسٹریٹ کو طے کر کے مین روڈ پر آ گئی۔

''ذرا سوچو تو وہ احمق جرلینڈ مجھ سے سودا کرنا چاہتا تھا... مجھ سے۔'' ملک جیسے خود سے بولا۔

سمرنوف نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ویگن چلتی رہی۔ کسی نے بھی اس سیاہ رنگ کی کار کو نہیں دیکھا جو مین روڈ کے ایک جانب دو تین کاروں کے درمیان پارک تھی۔

''وہ چلے گئے۔'' جرلینڈ نے کرمان کو ٹہوکا دیا۔ ''اب آؤ ہم اندر جا کر اسے نکال لائیں۔''

☆☆☆

ڈورے نے سامنے میز پر رکھے ہوئے تین ٹیلی فونز کو دیکھا۔ وہ کچھ زیادہ ہی فکرمند تھا۔ روسی اس سے بازی لے گئے تھے اسے احساس تھا کہ اس نے عملی کارروائی کرنے میں دیر کر دی تھی۔ جیسے ہی ہالوران نے اس عورت کے بارے میں اطلاع دی تھی اسے اسپتال سے نکال کر کہیں چھپا دیا جاتا مگر اس کی غیر معمولی محتاط طبیعت نے کام بگاڑ دیا۔ اس کا پہلا ردعمل یہ تھا کہ ہالوران کو فون کر کے جرلینڈ کے ہاتھ سے چارج لے لے لیکن اس کے ذہن میں اب بھی یہ خیال موجود

تھا کہ اگر اس کیس میں کوئی کامیاب ہو سکتا ہے تو وہ جرلینڈ ہی ہے۔ بہت دیر تک سوچنے کے بعد اس نے کرمان کو فون کیا۔

''میں جرلینڈ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' اس نے کہا۔

چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے جرلینڈ کی آواز ابھری۔

''میں بول رہا ہوں۔'' وہ بولا۔ اس کے سرسری انداز سے ڈورے کو غصہ آ گیا۔

''تم کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو؟''

''میں پیرس کے مضافات میں کسی مقام پر ہوں اور جو کچھ کر رہا ہوں اچھی طرح جانتا ہوں۔'' جرلینڈ نے جواب دیا۔ ''خدا کے لیے اطمینان سے رہو۔ تم نے یہ مہم میرے سپرد کی ہے اور اس کا مناسب معاوضہ بھی دیا ہے۔ میرا مطلب ہے دینے کا وعدہ کیا ہے اور میں پوری مستعدی سے اسے انجام دینے کی کوشش کر رہا ہوں پھر تم اتنے بوکھلائے ہوئے کیوں ہو؟''

''جرلینڈ، میں نے اب تک جس کسی سے کوئی بھی کام لیا ہے یہ کام ان سب سے زیادہ اہم ہو سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ بھی دلچسپی لے سکتے ہیں۔ تم پہلے ہی اس عورت کو ہاتھ سے کھو چکے ہو۔ بتاؤ میں واشنگٹن کو کیا جواب دوں گا؟''

''مجھے واشنگٹن کی پروا نہیں ہے۔ بس تم اپنی ٹانگ مت اڑاؤ۔'' جرلینڈ نے کہا۔ ''میں اس عورت کو واپس لے آؤں گا۔ مطمئن رہو۔'' اور یہ کہہ کر اس نے ریسیور واپس رکھ دیا پھر اس نے کرمان کی طرف دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔

''ڈورے کو برسوں پہلے ریٹائر ہو جانا چاہیے تھا۔'' وہ بولا۔ ''آؤ چلیں...... مجھے کل صبح تک ایزی پہنچ جانا چاہیے۔''

''تم بہت ہی غیر ذمے دار آدمی ہو۔'' کرمان نے کہا۔

''کیا تم یہ سوچ رہے ہو کہ بنگلے میں گھس کر ایک درجن یا اس سے بھی زیادہ روسیوں سے مقابلہ کر کے عورت کو لے آؤ گے۔''

''ہاں...... میں اور تم مل کر ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مجھے امید نہیں کہ وہاں ایک درجن روسی ہوں گے۔''

''ہمارے پاس دو گیس ریوالور اور گیس سے محفوظ رہنے کی نقابیں ہیں۔'' کرمان نے کہا۔ ''جب ڈورے کوئی کام کرتا ہے تو ہر پہلو پیش نظر رکھتا ہے۔ خیال رکھنا۔ ان ریوالوروں میں اتنی گیس ہے کہ ایک پوری بٹالین کو مفلوج کر سکتی ہے۔'' اس نے جرلینڈ کو ریوالور اور نقابیں دکھائیں۔

''پھر تو یہ کام کافی آسان ہو جائے گا۔'' جرلینڈ نے نقاب لے کر پہن لی اور جینی سے بولا۔ ''خاموش بیٹھی رہنا۔ ہمیں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ اس کے بعد تمہیں ایک مریضہ کی دیکھ بھال کرنا ہے۔''

''پلیز...... محتاط رہنا۔'' جینی اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکی۔

جرلینڈ کار سے اترا اور کرمان کا انتظار کیے بغیر بارش میں بھیگتے ہوئے بھاگ کر بنگلے کی حدود میں داخل ہو گیا۔ کرمان اس کے پیچھے تھا۔ بالائی منزل کی ایک کھڑکی میں روشنی نظر آ رہی تھی۔

''وہ وہاں ہی ہو سکتی ہے۔'' جرلینڈ نے کہا۔ ''میں عقبی حصے سے اندر جاتا ہوں، تم سامنے سے آؤ۔ کوئی کارروائی شروع کرنے سے پہلے مجھے دو تین منٹ کی مہلت دینا۔''

کرمان نے اثبات میں سر ہلایا۔ جرلینڈ ہاتھ ہلا کر بنگلے کے عقبی حصے کی طرف چلا گیا۔ پہنچا ہی تھا کہ ایک دم رک کر خاموش کھڑا رہ گیا۔ اس سے دس گز کے فاصلے پر کوئی آدمی کھڑا تھا۔ جرلینڈ نے ایک جست مار کر اس پر حملہ کر دیا۔ آدمی کے منہ سے دبی چیخ نکلی۔ دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے زمین پر گرے۔ جرلینڈ نے اس کا گلا دبوچ لیا اور پوری طاقت سے دبایا۔ آدمی نے چند لمحہ مزاحمت کی اور پھر ایک دم سے ڈھیلا پڑ گیا۔ جرلینڈ نے کھڑے ہوتے ہوئے آہٹ لی۔ کچھ سنائی نہیں دیا۔ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔ ایک بڑی کھڑکی ملی۔ اس نے لات مار کر اس کا شیشہ توڑ دیا۔ کہیں دور سے ایک چیخ اور شیشے ٹوٹنے کی آواز آئی پھر ایک فائر ہوا۔ جرلینڈ کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ نقاب کی وجہ سے اسے سانس لینا کچھ مشکل لگ رہا تھا۔ کمرا پار کر کے وہ دروازہ کھول رہا تھا کہ دوسرے فائر کی آواز آئی۔ گولی دروازے میں لگی۔ جرلینڈ جلدی سے فرش پر لیٹ گیا۔ اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر گیس ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسری طرف سفید دھواں سا پھیل گیا۔ کورڈاک ریوالور ہاتھ میں لیے زینے سے نیچے آ رہا تھا۔ سیدھا گیس میں داخل ہو گیا اور چند ثانیوں میں بے ہوش ہو کر فرش پر لڑھک گیا۔

جرلینڈ اٹھا۔ آگے بڑھا۔ کورڈاک کے جسم کو پھلانگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ گیس ریوالور اب خالی ہو چکا تھا اس لیے اسے پھینک دیا۔ زینے کے اوپر پہنچ کر اس نے سوچا کہ ایریکا اولسن کی حفاظت کے لیے مزید کتنے آدمی موجود ہوں گے۔ وہ دائیں جانب ایک دروازے کی طرف بڑھا۔ ہینڈل گھما کر اسے کھولا۔ گیس کمرے میں گھس گئی۔ یہ کمرا بیڈ روم تھا اور خالی تھا۔

''جرلینڈ!'' نیچے سے کرمان کی آواز آئی۔

"میں اوپر ہوں۔" جرلینڈ نے جواب دیا۔ کرمان سیڑھیاں طے کرتے ہوئے اس سے آملا۔

"کسی کو دیکھا؟" جرلینڈ نے پوچھا۔

"بیرونی کمرے میں دو آدمی مفلوج پڑے ہیں۔ تمہارے خیال میں کیا اور بھی ہوں گے؟"

"جو بھی ہو ہم ان کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔ تم اس کمرے میں دیکھو۔ میں آخری کمرے میں جاتا ہوں۔"

جرلینڈ نے آگے بڑھ کر آخری کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ بھیگا ہوا رومال ناک سے لگائے، ہاتھ میں ریوالور لیے مرنا اس کا انتظار کر رہی تھی۔ دروازہ کھلتے ہی گیس کمرے میں داخل ہوگئی۔ بھیگے رومال کے باوجود گیس نے مرنا پر حملہ کیا۔ وہ کھانسی۔ آواز سن کر جرلینڈ کمرے میں پہنچا۔ مرنا کو دیکھ کر اس پر جھپٹا۔ مرنا نے گولی چلائی مگر جرلینڈ پہلے ہی اس کی کلائی پکڑ چکا تھا۔ گولی چھت میں پیوست ہوگئی۔ جرلینڈ نے مرنا کی ناک سے رومال نوچ لیا۔ مرنا نے گھومنا چاہا۔ جرلینڈ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ مرنا ڈگمگاتے قدموں سے آگے بڑھی۔ ریوالور چلانے کی کوشش کی مگر اب تک گیس اس پر قابو پا چکی تھی۔ وہ ایک دم سے فرش پر لڑھک گئی۔ جرلینڈ نے دیوار ٹٹول کر برقی روشنی کا بٹن دبا دیا۔ اسی وقت کرمان کمرے میں داخل ہوا۔ ان دونوں نے بستر پر لیٹی ہوئی ایریکا اولسن کو دیکھا۔

"ہم نے اسے پھر پا لیا ہے۔" جرلینڈ نے کہا۔ "اب یہاں سے نکل چلو۔"

اس نے عورت کو اٹھا لیا۔ زینے سے اترا اور پھر بنگلے سے باہر بارش میں آگیا۔ کرمان اس کے ساتھ تھا۔ وہ سڑک پار کر کے کار تک پہنچے۔ جرلینڈ نے ایریکا کو پچھلی سیٹ پر لٹا دیا اور پھر گیس ماسک اتار دی۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے اس نے جینی کی طرف دیکھا۔ "اب اپنے مریض کو سنبھالو نرس۔" اس نے کہا۔

کرمان اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اور جرلینڈ نے کار کا رخ جنوب کی طرف کرتے ہوئے پوری قوت سے ایکسلریٹر بڑھا دیا۔

☆☆☆

مارسیا ڈیوس اپنے ٹائپ رائٹر کا کور اتار رہی تھی کہ نکولس وولفرٹ کمرے میں داخل ہوا۔ اس وقت صبح کے آٹھ بج کر پچپن منٹ ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر مارسیا کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"گڈ مارننگ!" وولفرٹ نے کہا۔ اس کی بغل میں ایک بریف کیس دبا ہوا تھا۔ "کیا مسٹر ڈورے فارغ ہیں؟"

مارسیا اس کی شہرت اور چینی امور کے بارے میں اس کی مہارت سے واقف تھی مگر وولفرٹ میں کوئی ایسی بات تھی جو اس کے دل میں نفرت کا جذبہ پیدا کرتی تھی۔ اس وقت جبکہ وولفرٹ اسے غور سے دیکھ رہا تھا، مارسیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے تصور میں مارسیا کو کپڑوں کے بغیر دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے ریسیور اٹھا کر ڈورے کو وولفرٹ کی آمد سے آگاہ کیا۔ ڈورے نے کہا اسے اندر بھیج دو۔ مارسیا نے وولفرٹ کو ڈورے کے آفس میں جانے کا اشارہ کیا۔ وولفرٹ آگے بڑھا۔ دروازے پر دستک دی اور اندر چلا گیا۔

اپنے بنگلے سے روانہ ہونے سے پہلے اس نے برانڈی کے تین گلاس پیے تھے۔ اس کے اعصاب اتنے بے قابو ہو رہے تھے کہ اس نے محسوس کیا کہ شراب کی مدد کے بغیر وہ اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا جو پرل نے اس کے سر ڈال دیا تھا۔ اس وقت بھی اس کی موٹی انگلیاں اپنی جیب میں اس مائیکروفون کو چھو رہی تھیں۔ جو کچھ اس سے کہا گیا تھا، وہ اسے کرنے پر مجبور تھا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک فوٹو بھی اس کے دوست دیکھ لیتے تو وہ برباد ہو جاتا۔ اس کے دل میں امریکا کے لیے کوئی خاص ہمدردی نہیں تھی۔ اپنے آپ کو بچانے کے لیے وہ اب امریکا سے غداری کرنے پر آمادہ تھا۔

ڈورے نے اسے قدرے حیرت سے دیکھا۔ وہ صبح آٹھ بجے دفتر آگیا تھا۔ جرلینڈ سے بڑی اطمینان بخش گفتگو کر چکا تھا۔ وہ خوش تھا کہ جرلینڈ سے کام لینے کا اس کا فیصلہ درست تھا۔ اس نے ثابت کر دیا تھا کہ جب حالات مخالف بھی ہوں تب بھی اس پر بھروسا کیا جا سکتا ہے۔

"ہیلو وولفرٹ...... کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔

ڈورے کو ابھی واشنگٹن سے بات کرنا تھی۔ وہ فون کرنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ مارسیا نے اسے وولفرٹ کے آنے کی اطلاع دی۔ ڈورے واشنگٹن کو اپنی کامیابی کا حال بتانے کے لیے بے چین تھا۔ وولفرٹ آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں اتنی صبح آنے کے لیے معذرت چاہتا ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں اپنے گھر جا رہا تھا۔ ادھر سے گزرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ کوئنگ کے ذخیرے میں نیلم پتھر کی بنی ہوئی کچھ چیزیں جن کے فوٹو میرے ریکارڈ میں موجود تھے، تمہیں دکھاتا جاؤں۔ تمہیں ضرور دلچسپی ہوگی۔ تم دیکھو گے کہ اس نے قیمتی چیزوں پر بھی اپنے دستخط کر کے ان کی قیمت گھٹا دی ہے۔" اس نے بریف کیس سے کچھ فوٹو نکال کر میز پر رکھ دیے۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونگ قیمتی اور نایاب چیزیں بھی
ع کرتا ہے۔" ڈورے نے کہا۔

"اس کے پاس تو نیلم پتھر کی بنی ہوئی اشیا اور پرانے
یورات کا بڑا ذخیرہ ہے۔" وولفرٹ نے اب مائیکروفون
ہاتھ میں چھپا لیا تھا۔ "بہت دلچسپ!" ڈورے
پنے وولفرٹ کے دیے ہوئے فوٹو دیکھ رہا تھا۔ "یقیناً اس نے ان
ب پر اپنے دستخط کررکھے ہیں۔ بڑا عجیب آدمی ہے۔"

وولفرٹ نے اپنا بریف کیس نیچے گرا دیا اور جب وہ
ے اٹھانے کے لیے جھکا تو مائیکروفون میز کے نیچے چپکا دیا۔
یہ کرتے ہوئے وہ اس قدر گھبرایا ہوا تھا اور اس کا چہرہ اس
درجے زرد ہو رہا تھا کہ ڈورے نے اسے غور سے دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"ہاں ویسے تو ٹھیک ہے مگر گزشتہ دنوں کام کی زیادتی
نے مجھے تھکا دیا ہے۔" وولفرٹ کھڑا ہو گیا۔ "اسی لیے میں کم
سے کم ایک ہفتہ آرام کرنے کے ارادے سے گھر جا رہا
ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں ان تصویروں سے دلچسپی ہوگی
اس لیے دکھانے آگیا۔ اب جا رہا ہوں۔"

اس نے فوٹو سمیٹ کر بریف کیس میں رکھے اور سلام کر
کے رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد ڈورے الجھے
الجھے انداز میں سوچنے لگا کہ وولفرٹ کیوں آیا تھا۔ جو فوٹو اس
نے دکھائے ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔ مگر وہ واشنگٹن
فون کرنے کے لیے بے تاب تھا اس لیے زیادہ غور نہیں کیا۔
اس نے ریسیور اٹھایا۔

"ذرا واشنگٹن سے کنکشن ملاؤ۔" اس نے اپنی سیکریٹری
ماریا سے کہا۔

وہ فرانسیسی پولیس کانسٹیبل جو امریکن سفارت خانے
کے سامنے پہرا دیتا تھا، اس سیکنڈ ہینڈ رینالٹ کار کی طرف
بڑھا جو تقریباً بیس منٹ سے سفارت خانے کے گیٹ سے
قدرے آگے کھڑی تھی اور اس کا ڈرائیور کار کا ہڈ کھولے انجن
دیکھ رہا تھا۔ اندر پچھلی سیٹ پر ایک خوب صورت ویتنامی لڑکی
کانوں میں بہرے لوگوں کے سننے کا آلہ لگائے بیٹھی تھی۔
کانسٹیبل کو افسوس ہوا کہ اتنی خوب صورت لڑکی سماعت سے
محروم ہے۔ سادو نے جو ہڈ کھولے کھڑا تھا، کانسٹیبل کو آتے
دیکھا اور زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"میری کار خراب ہو گئی ہے۔ شاید پلگ میں تیل آگیا
ہے۔" اس نے کہا۔

"مگر تم یہاں کار کھڑی نہیں کر سکتے۔" کانسٹیبل نے
کہا۔

"پندرہ بیس منٹ میں پلگ خشک ہو جائیں گے تو ہم
چلے جائیں گے۔" سادو نے خوشامدانہ انداز سے جواب
دیا۔

پرل نے کھڑکی سے جھانک کر کانسٹیبل کو دیکھا اور اس
کے خوب صورت گلابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ کانسٹیبل
اس مسکراہٹ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اس نے
جلدی سے سیلوٹ کیا۔

"اچھا تو پھر زیادہ دیر تک مت کھڑے رہنا۔" اس نے
سادو سے کہا اور واپس گیٹ پر جا کر پہرا دینے لگا۔

پرل، جس کا آلۂ سماعت ایک طاقتور ریسیور سے منسلک
تھا اس وقت ڈورے اور واشنگٹن کے مابین ہونے والی گفتگو
سن رہی تھی۔ یہ گفتگو کئی منٹ تک جاری رہی۔ تب اس نے
سادو سے کہا۔

"اب ہم چل سکتے ہیں۔"

سادو نے جلدی سے ہُڈ بند کیا۔ کار میں بیٹھا اور موٹر
اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

"وہ عورت ایزی میں واقع ڈورے کے ولا میں ٹھہرائی
گئی ہے۔" پرل نے کہا۔ "تم فوراً یات سن کو اطلاع دو۔ ہم
آج سہ پہر روانہ ہو سکتے ہیں۔"

"ہم سے کیا مطلب۔ تمہیں یہاں رہ کر دکان سنبھالنا
ہے۔"

"ہم دکان بند کر دیں گے۔" پرل نے مضبوط لہجے میں
جواب دیا۔ "اب ہمیں مزید غلطیاں نہیں کرنا ہیں۔"

سادو نے احتجاج کرنا چاہا مگر پھر کچھ سوچ کر خاموش رہ
گیا۔ دکان پہنچ کر اس نے کار پارک کرنے کی ذمے داری
پرل کے سپرد کی اور خود دکان میں یات سن کو فون کرنے چلا
گیا۔

☆☆☆

جرلینڈ نے نائیس ائرپورٹ کے باہر کار روکی۔

"مجھے تم پر رشک آرہا ہے۔" کرمان نے کہا۔ "کہ
مجھے تو پیرس جانا پڑ رہا ہے اور تم یہاں اپنی حسین بیوی کے
ساتھ مزے کرو گے۔ کچھ لوگ بڑے خوش قسمت ہوتے
ہیں۔"

"یہ قسمت نہیں، اپنی اپنی صلاحیت ہے۔" جرلینڈ نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "بہرحال جلد ہی تم سے ملاقات
ہوگی۔ تمہارے تعاون کا شکریہ...... میں ایزی پہنچتے ہی
ڈورے کو فون کر دوں گا۔"

دونوں نے ہاتھ ملایا۔ کرمان نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ذرا اس پر نگاہ رکھنا نرس۔ یہ قابل اعتماد آدمی نہیں ہے۔''

وہ کار سے اتر کر ائرپورٹ کی طرف چل دیا۔ جرلینڈ نے گھوم کر پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا۔

''اب اس کا کیا حال ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''اتنا ہی اچھا ہے جتنی توقع کی جاسکتی ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔ ''اگر یہ بیڈ پر آرام کر رہی ہوتی تو بہتر تھا۔''

''اب کچھ زیادہ دیر نہیں رہ گئی ہے۔'' جرلینڈ نے سوئی ہوئی ایریکا کو دیکھا۔ ''کافی حسین عورت ہے۔''

''ہاں۔'' جینی نے مختصر سا جواب دیا۔ دونوں کی نگاہیں ملیں اور جرلینڈ مسکرا دیا۔

اس نے کار موڑی اور ایزی کی جانب چل دیا۔ ڈورے سے بات کر کے جرلینڈ نے نرس جینی کو ساتھ رکھنے کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ وہ ڈورے کے ولا پہنچا تو صبح کے گیارہ بجے تھے۔ یہ ولا ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ ایک چکردار سڑک ولا تک لے جاتی تھی۔ لوہے اور لکڑی کا بھاری بھرکم گیٹ ولا کی حفاظت کرتا تھا۔ گیٹ کے ساتھ دس فٹ بلند پتھریلی دیوار تھی جس نے ولا کو مکمل طور پر چھپالیا تھا۔ جرلینڈ اس کا محلِ وقوع دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔

''یہ تو بالکل قلعہ معلوم ہوتی ہے۔'' اس نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

گیٹ پر لوہے کی زنجیر لٹکی ہوئی تھی جسے کھینچ کر اطلاعی گھنٹی بجائی جاسکتی تھی۔ جرلینڈ نے گھنٹی بجائی۔ فوراً ہی گیٹ میں لگی کھڑکی کھلی۔ ایک نوجوان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''کیا یہ جان ڈورے کا ولا ہے؟'' جرلینڈ نے پوچھا۔

''اگر ہے تو کیا ہوا؟'' نوجوان نے فرانسیسی زبان میں جواب دیا۔

''میرا نام جرلینڈ ہے۔ کیا یہ نام تمہارے لیے کوئی اہمیت رکھتا ہے؟''

''براہِ کرم اپنی شناخت کراؤ مسٹر جرلینڈ۔''

جرلینڈ نے اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھایا۔ تھوڑی دیر کے بعد گیٹ کھول دیا گیا۔ جرلینڈ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ گیٹ کے قریب پتھر سے بنے ہوئے کمرے سے ایک فوجی سارجنٹ بغل میں خودکار رائفل دبائے اس کی طرف آیا۔ کمرے کی دیوار کے ساتھ ایک پولیس بلڈاگ بندھا ہوا تھا۔ سارجنٹ کا نام پٹ اولیری تھا۔ وہ بھاری اور گٹھے ہوئے مضبوط جسم کا مالک تھا۔

''ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے۔'' اس نے کہا۔ ''کار اندر لے آؤ۔''

''گویا ڈورے نے کوئی چانس لینا مناسب نہیں سمجھا۔'' جرلینڈ مسکرایا۔ ''اور ہالوران کے فوجی یہاں بھیج دیے۔''

''ہم یہاں چھ جوان ہیں۔ تم لوگ بالکل محفوظ رہو گے۔ مصیبت سے نمٹنا ہمارا کام ہے۔'' جرلینڈ کار گیٹ کے اندر لے آیا۔

''اس پختہ روش پر آگے جاکر تمہیں ولا مل جائے گا۔'' اولیری نے کہا۔

وہ سوتی ہوئی عورت کو متجسس نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی نظر جینی پر پڑی اور اس نے سر کے اشارے سے سلام کیا۔ جرلینڈ آگے بڑھ گیا۔ ایک موڑ کے بعد ولا اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ سفید سوٹ میں ملبوس ایک سیاہ فام آدمی جو غالباً سینیگال کا رہنے والا تھا، سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا اور کار کا دروازہ کھولا۔

''گڈ مارننگ سر!'' وہ اپنے سفید چمکیلے دانتوں کے ساتھ مسکرایا۔ ''میرا نام ڈیالو ہے۔ مسٹر ڈورے کا ملازم ہوں۔ آپ کی ضرورت کے مطابق تمام انتظامات کر دیے گئے ہیں۔''

اور واقعی ہر انتظام مکمل تھا۔ دو گھنٹے بعد جرلینڈ ڈورے سے بات کر رہا تھا۔

''تمہارا ولا تو بہت اچھا ہے۔ آدمی باذوق معلوم ہوتے ہو..... میرا خیال......''

''یہ خرافات بند کرو۔'' ڈورے نے بات کاٹی۔ ''وہ کیسی ہے؟''

''جیسی ہونا چاہیے۔ میرا مطلب ہے ان حالات میں..... روسیوں نے اسے خواب آور دوا دے رکھی ہے پھر اس نے تمہاری موٹر گیس بھی سونگھی ہے اس لیے قطعی بے ہوش ہے۔ تین چار دن میں نارمل ہوگی۔''

''کیا اس کے لیے ڈاکٹر بھیجا جائے؟''

''نرس کے خیال میں اس کی ضرورت نہیں۔''

''میں معلومات چاہتا ہوں۔ اس طرح آرام سے بیٹھے نہ رہنا کہ جیسے چھٹی منا رہے ہو۔''

''میں جانتا ہوں مگر جب تک وہ بے ہوش ہے میں کچھ نہیں کرسکتا۔'' جرلینڈ نے جواب دیا۔ ''یہاں جو مسلح آدمی ہیں کیا ان کا تعلق ہالوران سے ہے؟''

"ہاں۔"
"تو تم مجھ پر اعتماد نہیں کرتے؟"
"ملک اسے لے کر نکل ہی گیا تھا۔" ڈورے نے کہا۔
"اب جبکہ ہم نے اسے دوبارہ حاصل کرلیا ہے، میں پوری طرح محتاط رہنا چاہتا ہوں۔ اپنا کام سنجیدگی سے کرنا۔ اب جب تک تم مجھے کچھ مفید اطلاعات نہیں دیتے تمہیں مجھ سے کوئی رقم نہیں ملے گی۔ اور ہاں، وہ نرس جو تمہارے ساتھ ہے، کیسی ہے؟"
"کیسی ہے..... کیا مطلب ہے تمہارا؟"
"کیا وہ نوجوان ہے؟"
"اب میں سمجھا۔ تم پریشان ہو رہے ہو کہ شاید وہ مجھے مسحور کرلے گی مگر فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس کی عمر پچاس سال سے کم نہیں معلوم ہوتی اور موٹی اتنی ہے کہ ایک کی جگہ تین ٹھوڑیاں نظر آتی ہیں۔ ویسے اچھی ہے مگر میرے معیار کی نہیں۔"

اس نے ریسیور رکھتے ہوئے دیکھا کہ جینی دروازے میں کھڑی سن رہی ہے۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے۔
"تمہیں اپنے آپ پر شرم آنا چاہیے۔" جینی نے کہا۔
"آتی ہے مگر زیادہ نہیں۔" جرلینڈ کھڑا ہو گیا اور جینی کو غور سے دیکھا جس نے نرس کی یونیفارم پہن رکھی تھی۔
"تم اس گرمی میں یہ لباس نہیں پہن سکتیں۔" اس نے کہا۔ "اپنے لیے کچھ ہلکے پھلکے کپڑے خرید و۔ قیمت ڈورے دے گا بلکہ تمہارے پاس تو اپنی ضرورت کی کوئی چیز بھی نہیں ہوگی۔"
"نہیں ہے مگر میں کام چلا لوں گی۔" جینی نے جواب دیا۔ "البتہ امریکا کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے میں نے ان کی فہرست بنالی ہے۔"
جرلینڈ نے ڈیالو کو بلایا۔
"میں چاہتا ہوں کہ تم نرس روش کو ابھی نائس لے جاؤ۔" جرلینڈ نے کہا۔ "اسے مریضہ کے لیے کچھ چیزوں کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ خود اسے بھی اپنے لیے کپڑے وغیرہ خریدنا ہیں۔ تمہارے پاس رقم ہے؟"
"جی ہاں..... مسٹر ڈورے نے انتظام کر دیا ہے۔ میں ضرورت کے مطابق بینک سے لے سکتا ہوں۔"
جرلینڈ نے جینی کی طرف دیکھا جو اسے حیرت سے گھور رہی تھی۔
"جاؤ جینی اور جس چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف خرید لو۔" جرلینڈ مسکرایا۔ "تمہیں معلوم ہے تم آج کل حکومت امریکا کی مہمان ہو۔"

☆☆☆

ایک بوڑھی عورت نے سادو کی دکان کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر دروازہ بند رہا۔ عورت نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ اس وقت صبح کے دس بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ سادو نے دکان کے عقبی حصے میں بنے ہوئے کمرے میں بیٹھے ہوئے دستک کی آواز سنی۔ اسے کسی گاہک کا واپس جانا پسند نہیں تھا مگر سامنے یات سن بیٹھا تھا۔ پرل اور جو بھی موجود تھے۔
"اس عورت کو اب تک مر جانا چاہیے تھا۔" یات سن نے غصے سے کہا۔ "پیکن یہ خبر سن کر خوش نہیں ہوگا۔"
"اسے تو کل رات ہی ختم کر دیا جاتا۔" سادو بولا۔ "مگر ڈورے نے ہماری توقع سے زیادہ عجلت سے کام لیا۔ ہم کیسے جان سکتے تھے کہ اس نے اسے جنوبی فرانس بھیجنے کا انتظام کرلیا ہے پھر بھی تمہیں اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے بہت جلد اس کا پتا معلوم کرلیا۔"
یات سن نے ...... جسے معلوم تھا کہ یہ کامیابی کس کی کوشش سے ہوئی ہے، تعریفی نظروں سے پرل کو دیکھا۔
"مگر اب کوئی غلطی نہیں ہونا چاہیے۔" وہ بولا۔ "تمہیں فوراً روانہ ہونا ہے۔"
"ہم ایک بج پچپن کی فلائٹ سے نائس جا رہے ہیں۔"
"ڈورے جلد ہی وہ مائیکروفون دریافت کرلے گا۔"
یات سن نے پرل کی طرف دیکھا۔ "اسے فوراً ولفرٹ پر شبہ ہوگا۔ کیا تمہیں اس آدمی کی ابھی ضرورت ہے؟ وہ گرفتار ہوا تو زبان بند نہیں رکھ سکے گا۔"
"مجھے اس کی ضرورت نہیں۔" پرل نے جواب دیا۔
"تب یہ بات طے ہوگئی۔ میں تم سب کو خبردار کر رہا ہوں، دوسری مرتبہ غلطی مت کرنا۔ اگر کی تو تمہاری خیریت نہیں۔"
دکان کے عقبی دروازے سے نکل کر وہ ایک کار میں بیٹھا جو اسے چینی سفارت خانے لے گئی۔ اپنے آفس میں پہنچ کر اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور چینی زبان میں بات کرنے لگا۔

ولفرٹ جب اپنے بنگلے پہنچا تو اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کے لیے اس نے یکے بعد دیگرے برانڈی کے تین گلاس پیے۔ واپس آتے ہوئے راستے میں اسے خیال آیا کہ جلد یا بدیر ڈورے یا اس کا کوئی آدمی میز کے نیچے چپکے ہوئے مائیکروفون کا پتا چلا لے گا۔ مائیکروفون پر یقیناً اس کی انگلیوں

کے نشانات رہ گئے ہوں گے... جس سے اس کا پتا چلانا مشکل نہیں ہوگا..... اور یہ خیال اسے گھبرانے کے لیے کافی تھا۔

وولفرٹ نے گاؤں کی ایک عورت کو بنگلے کی صفائی کے لیے ملازم رکھا ہوا تھا مگر یہ عورت صرف اس وقت کام کرنے آتی تھی جب وہ پیرس میں ہوتا تھا۔ وہ بنگلے میں تنہا رہنا پسند کرتا تھا تاکہ جب لڑکیاں اس سے ملنے آئیں تو کوئی مداخلت کرنے والا نہ ہو۔

وہ سوچ رہا تھا کہ کیا اس مائیکروفون کو واپس حاصل کرنا ممکن ہے مگر یہ کام پیر سے قبل نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ کوئی بہانا سوچ کر پیر کی صبح ڈورے سے ملنے جا سکتا ہے..... اس خیال سے اسے کچھ اطمینان ہوا پھر برانڈی کا اثر بھی ہوتا جا رہا تھا۔

اچانک اس نے کمرے کی کھڑکی سے ایک چھوٹی فیاٹ کار کو بنگلے کے سامنے رکتے دیکھا۔ کار سے ایک لڑکی اتری۔ وولفرٹ نے اسے دلچسپی سے دیکھا۔ لڑکی نے کار سے ایک تھیلا نکالا اور پھر بیرونی دروازے پر لگا ہوا برقی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ وولفرٹ نے باقی برانڈی ختم کی۔ رومال سے ہاتھ اور منہ پونچھا اور پھر بیرونی دروازہ کھول دیا۔ اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ وہ لڑکی چینی ہے مگر اب اسے اتنا سُرور ہو چکا تھا کہ اس نے اس بات کی کچھ پروا نہیں کی۔ لڑکی بہت خوب صورت تھی۔

''کیا چاہتی ہو بے بی؟'' اس نے چینی زبان میں پوچھا۔

''تم میری زبان بولتے ہو!'' لڑکی کی سیاہ بادامی آنکھیں وولفرٹ کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔

''ہاں بالکل۔ میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔ لڑکی نے اپنے تھیلے سے ایک معروف صابن کا پیکٹ نکالا۔

''میں تمہیں یہ دینے آئی ہوں۔'' لڑکی نے کہا اور پیکٹ وولفرٹ کی طرف بڑھایا۔

''بڑی مہربانی..... مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' وولفرٹ نے کہا۔ ''میں ایسی چیزیں استعمال ہی نہیں کرتا۔ مگر تم فرانس میں کیا کر رہی ہو؟''

''میں کچھ کمانے کی کوشش کر رہی ہوں۔'' لڑکی نے جواب دیا۔ ''اگر تم نے یہ نہیں لیا تو مجھے ناامیدی ہوگی۔ یہ تمام پیکٹ فروخت کر کے ہی مجھے میرا معاوضہ ملے گا۔''

''بہت افسوس کی بات ہے مگر تم اندر آ جاؤ۔''

''نہیں شکریہ۔ میں اندر نہیں آ سکتی۔ مجھے تھیلے کے تمام پیکٹ فروخت کرنا ہیں۔''

''میں تمہارے تمام پیکٹ خرید لوں گا تاکہ تم جلدی فارغ ہو جاؤ گی۔'' وولفرٹ نے کہا۔ لڑکی ہنس دی۔

''آؤ اندر آ جاؤ اور مجھے کچھ اپنے بارے میں بتاؤ۔'' وولفرٹ پھر بولا۔ ''تمہیں مجھ سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ ہم ایک دوسرے کو خوش کر سکتے ہیں۔ میں تمہیں سو فرانک دوں گا۔''

لڑکی نے پیکٹ وولفرٹ کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ اور پھر اپنی کار کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے وہ واپس جا رہی تھی۔ وولفرٹ کا منہ بن گیا۔ ایک اچھا شکار اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا مگر وہ سوچ رہا تھا کہ لڑکی صابن کی قیمت لیے بغیر کیوں چلی گئی۔ وہ صابن کا پیکٹ کچن میں لے گیا کہ شاید اس کی ملازمہ اسے استعمال کر سکے۔ وہ واپس ہو رہا تھا کہ پیکٹ میں رکھا ہوا ٹائم بم پھٹ گیا جس کے دھماکے نے وولفرٹ کے چیتھڑے اڑا دیے۔

☆☆☆

یہ ایک اتفاق ہی تھا کہ جین ریڈون نے جو اورلی ائرپورٹ پر پورٹر کی حیثیت سے کام کرتا تھا اور روسی سفارت خانے کا ایجنٹ تھا، جیک کرمان کو نائس سے آتے دیکھ لیا۔ ریڈون ایک بوڑھا آدمی تھا مگر اس کی یادداشت بہت اچھی تھی۔ روسی سفارت خانے میں اس نے کئی گھنٹے ان افراد کے فوٹو دیکھنے اور ذہن میں محفوظ رکھنے میں گزارے تھے جن سے روسی حکومت کو دلچسپی تھی۔ اسے کسی بھی معلومات کے معاوضے میں سو فرانک ملا کرتے تھے۔ خواہ وہ معلومات مفید ثابت ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ کرمان کو بغیر کسی سامان کے کسٹم کی طرف سے آتے دیکھ کر یہ جانتے ہوئے کہ سفارت خانہ اس آدمی سے دلچسپی رکھتا ہے، اس نے ایک نزدیکی فون بوتھ سے فون کیا۔ اس کی دی ہوئی اطلاع فوراً ہی ملک کو پہنچا دی گئی۔ اس وقت سمرنوف بھی اس کے ساتھ تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''کرمان ڈورے کا بہت خاص ایجنٹ ہے۔'' ملک نے کہا۔ ''اگر ڈورے کو جرلینڈ پر مکمل اعتماد نہ ہو تو وہ کرمان کو بلا سکتا ہے اور وہ نائس سے بغیر کسی سامان کے آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جرلینڈ کو کار میں نائس چھوڑ کر یہاں آیا ہو گا۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ جرلینڈ اور وہ عورت نائس میں ہو سکتے ہیں۔ فوراً معلوم کرو۔ اس سے ہمیں ان کا سراغ مل سکتا ہے۔''

سمرنوف چلا گیا۔ ملک سوچ رہا تھا کہ آئندہ اگر اس کی ملاقات جرلینڈ سے ہوئی تو وہ بالکل نہیں ہچکچائے گا۔ یہ آدمی اب دردِ سر بنتا جا رہا تھا۔ کاش اس نے اسے اسی وقت مار دیا

ہوتا جب وہ اس کے ساتھ ایمبولینس میں بیٹھا تھا۔ خیر کوئی بات نہیں۔ آئندہ وہ اسے بالکل نہیں چھوڑے گا۔ اسے ڈورے کا خیال آیا۔ مرنا ڈورن کا خیال درست تھا۔ اس نے ڈورے کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔

اگر ان خیالات کا علم ڈورے کو ہوتا تو وہ ضرور دل ہی دل میں خوش ہوتا۔ اس وقت وہ اپنے آفس میں معمول کے کام میں مصروف تھا اور یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ اس نے ایریکا اولسن کی حفاظت کے لیے پوری احتیاط کر لی ہے۔ تب انٹرکوم کی گھنٹی بجی۔

''کیا ہے؟'' اس نے بٹن دباتے ہوئے پوچھا۔

''کیپٹن ہالوران ملنا چاہتا ہے۔'' مارسیا ڈیوس نے بتایا۔

''اندر بھیج دو۔'' ڈورے نے جواب دیا۔

ہالوران آفس میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک لمبا اور دبلا پتلا سا آدمی تھا۔ ڈورے جانتا تھا کہ یہ آدمی جس کا نام ڈن برج ہے، ہالوران کا بہترین سراغ رساں ہے۔

''کیا بات ہے؟'' ڈورے نے پوچھا۔

''تمہارے آفس میں کسی نہ کسی جگہ کوئی مائیکروفون پوشیدہ ہے۔'' ہالوران نے جواب دیا۔ ''ہم معمول کے مطابق چیکنگ کر رہے تھے۔ تمہارے آفس سے ہمیں ایک تائیدی سگنل موصول ہوا۔''

''یہ ناممکن ہے!'' ڈورے چونک پڑا۔ ''میرے آنے سے پہلے ہر روز آفس چیک کیا جاتا ہے اور میرے آنے کے بعد کوئی مشتبہ شخص نہیں آیا۔''

''اس کے باوجود یہاں کوئی مائیکروفون چھپایا گیا ہے۔ غلطی کا کوئی امکان نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ تمہیں یقین ہے تو اسے تلاش کرو۔'' ڈورے نے کہا اور اپنی کرسی سے اٹھ کر الگ کھڑا ہو گیا۔

وہ ڈن برج کی صلاحیت سے واقف تھا۔ یہ آدمی کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اور جب دفتر کی تلاشی لی جا رہی تھی تو اس نے جلدی جلدی سوچا کہ صبح سے اب تک اس نے کتنے فون کیے ہیں جو فون کیے گئے تھے ان میں سے ایک بہت اہم تھا۔ واشنگٹن سے اس کی گفتگو۔ ڈن برج کو وولفرٹ کا چپکایا ہوا مائیکروفون تلاش کرنے میں چھ منٹ لگے۔

''یہ رہا!'' اس نے فرش پر جھکے ہوئے میز کے نیچے اشارہ کیا۔

ڈورے نے بھی جھک کر اسے دیکھا پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ کوئی مائیکروفون ریسیونگ سیٹ کے بغیر کام نہیں کرتا۔

''میں انسپکٹر ڈیولے سے بات کر چکا ہوں۔'' ہالوران نے کہا۔ ''وہ چیک کر رہا ہے۔ صبح سے اب تک یہاں کون کون آیا گیا ہے؟''

''وولفرٹ، سام بینفلے اور میری جیکسن۔'' ڈورے نے بتایا۔ ''تم تحقیقات کرو۔ میں جرلینڈ کو خبردار کر دوں۔ مجھے زیادہ فکر نہیں ہے۔ کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے تمہارے چھ آدمی بھی وہاں بھیج دیے ہیں اور وہ ولا اس طرح واقع ہے کہ کوئی اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی میں اسے بتا دوں تو بہتر ہے۔'' ڈورے نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ایک گھنٹے بعد جبکہ سادو، پرل اور جو جو اورلی ائرپورٹ جا رہے تھے، شورٹی کا انسپکٹر ڈیولے ایک کانسٹیبل کے ساتھ ڈورے کے آفس پہنچا۔ ہالوران ابھی گیا نہیں تھا۔ ڈن برج نے تصدیق کر دی تھی کہ مائیکروفون پر وولفرٹ کی انگلیوں کے نشان موجود ہیں۔ ایک تیز رفتار کار وولفرٹ کو گرفتار کرنے بھیجی جا چکی تھی۔ کانسٹیبل نے جو کچھ گھبرایا ہوا تھا، اس رینالٹ کار کے بارے میں بتایا جو تقریباً نو بجے صبح سفارت خانے کے سامنے رکی تھی اور ڈرائیور کا کہنا تھا کہ کار خراب ہو گئی ہے۔ کانسٹیبل نے جب کار کے ڈرائیور (سادو) کا حلیہ بتایا تو ڈورے چونک گیا۔

''اس کی آنکھیں چینیوں کی طرح تھیں سر۔'' کانسٹیبل نے کہا۔ ''میں سمجھا کہ وہ کوئی سیاح ہے۔ اس کے ساتھ ایک ویتنامی لڑکی بھی تھی۔ وہ کانوں میں بہروں کے سننے کا آلہ لگائے ہوئے تھی۔''

ضرور ان دونوں نے ہی اس کی واشنگٹن سے بات چیت سنی ہو گی، ڈورے نے سوچا۔ چنانچہ اب اسے نہ صرف ملک سے ہوشیار رہنا ہے بلکہ چینی بھی میدان میں آ چکے ہیں۔

''میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو تلاش کیا جائے۔'' اس نے انسپکٹر ڈیولے سے کہا۔

''اسے کار کا نمبر بھی یاد ہے۔'' ڈیولے نے کہا۔ ''ہم وہ کار تلاش کر رہے ہیں۔''

بیس منٹ بعد معلوم ہوا کہ وہ کار سادو مچل نامی ایک آدمی نے کرائے پر لی تھی جو ڈی ریوالی کے علاقے میں ایک بوتیک کا مالک ہے۔ اس وقت تک نائس کی پولیس کو بھی آگاہ کر دیا گیا تھا مگر سادو اور اس کے ساتھی پہلے ہی آخری پولیس چوکی سے گزر کر ایزی کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔

☆☆☆

جرلینڈ اور جینی سوتی ہوئی عورت کے بیڈ کے پاس کھڑے تھے۔

''یہ بہت خوب صورت ہے نا۔'' جینی نے کہا۔

''ہاں......شاید۔'' جرلینڈ نے الگ ہٹتے ہوئے جواب دیا۔

وہ واقعی خوب صورت ہے وہ سوچ رہا تھا اور قدرے مضطرب تھا کہ اسے ایریکا کے شوہر کا کردار ادا کرنا ہے۔

''اس کی حالت کیسی چل رہی ہے؟'' اس نے جینی سے پوچھا۔

''بالکل ٹھیک ہے۔ آج رات کسی وقت اسے ہوش آجائے گا۔ شاید دو اور تین بجے کے درمیان۔'' جینی نے بتایا۔

جرلینڈ دروازے کی طرف چلا۔ وہ اور جینی ساتھ ساتھ ٹیرس پر آئے۔ سورج ڈوبنے لگا تھا جس سے آسمان اور سمندر کا پانی سرخی مائل نظر آرہا تھا۔ جینی نے قدرے جھک کر ایزی گاؤں میں جھلملانے والی روشنیوں کو دیکھا۔

''میری خواہش ہے کہ میں بھی اس کی طرح خوب صورت ہوتی۔'' جینی نے جیسے اپنے آپ سے کہا۔ ''میرے بال بھی سرخ ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔'' اس نے جرلینڈ کی طرف دیکھا۔ ''تمہارے خیال میں اگر میرے بال سرخ ہوتے تو میں زیادہ اچھی لگتی؟''

''سرخ بالوں کی ایک وگ لگالو پھر تمہیں خود معلوم ہو جائے گا۔'' جرلینڈ نے بے رخی سے کہا۔ ''ویسے تم جیسی ہو اسی طرح ٹھیک ہو۔''

اپنی خوب صورتی کے بارے میں عورتوں کی حساسیت اسے بہت بور کرتی تھی۔ اس کے نزدیک ایک عورت خوب صورت ہوتی تھی یا نہیں ہوتی تھی۔ اسے سارجنٹ اولیری سے کچھ بات کرنا تھی۔ وہ اس کی تلاش میں چل دیا۔ سیڑھیاں اتر کر باغ میں داخل ہوا۔ جینی اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے بھرے بھرے مضبوط شانے، سیدھی کمر، کسرتی جسم اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس کی محبت میں گرفتار ہوتی جارہی ہے۔ جب جرلینڈ نظروں سے اوجھل ہوگیا تو وہ تیزی سے گھوم کر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اولیری، جرلینڈ کو گیٹ کے پاس بیٹھا نظر آیا۔ اس کے ساتھ کالا السیشن کتا بھی تھا۔ کتا جرلینڈ کو آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ جرلینڈ سیدھا اس کے پاس گیا اور اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا۔

''ہیلو۔'' جرلینڈ نے کتے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

اولیری گھبرا کر کھڑا ہوگیا۔ کتے نے جرلینڈ کو غور سے دیکھا اور پھر اپنا منہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''اوہ!'' اولیری ایک گہری سانس لے کر پھر بیٹھ گیا۔ ''تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ تم اپنا ہاتھ ضائع کردو گے۔ یہ کتا بہت خطرناک ہے۔''

''میں کتوں کو پسند کرتا ہوں۔'' جرلینڈ نے کتے کا منہ سہلاتے ہوئے کہا۔ ''اور لگتا ہے وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں۔'' اس نے اولیری کی طرف دیکھا۔ ''اب روسیوں کے علاوہ چینیوں سے بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔''

''ٹھیک ہے، انہیں بھی آنے دو۔'' اولیری نے بے پروائی سے جواب دیا۔ ''ہم ان سے بھی نمٹ لیں گے۔ دو گھنٹے پہلے ایک آدمی آیا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا یہ لارڈ بیوربروک کا بنگلہ ہے۔ میں نے اسے چلتا کردیا۔ بیوربروک آگے جاکر ساحل کے قریب رہتا ہے۔''

''کون تھا یہ آدمی؟''

''میں کیا بتا سکتا ہوں۔ کوئی ہپی لگ رہا تھا۔ میں نے کہا بھاگ جاؤ اور وہ بھاگ گیا۔''

''دیکھو اولیری!'' جرلینڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''فرض کرو وہ اس گیٹ پر بم پھینکیں۔ تب کیا وہ اندر نہیں آسکتے ہیں؟''

''ضرور آسکتے ہیں مگر اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اگر میں روش کے موڑ پر دو جوانوں کو مشین گن کے ساتھ بٹھا دوں تو وہ ان سب کو بھون ڈالیں گے۔ ہم پر عقب سے حملہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں صرف سامنے سے آنے والوں سے نمٹنا ہوگا اور جب تک وہ گیٹ توڑیں گے، ہم ان کے استقبال کے لیے پوری طرح تیار ہوں گے۔''

''بہتر ہوگا کہ میرے پاس بھی ایک ریوالور ہو۔'' جرلینڈ نے کہا۔

''میرے پاس ایک بہترین ریوالور موجود ہے۔'' اولیری نے بتایا اور گیٹ کے پاس بنے کمرے سے اعشاریہ 38 بور کا ایک ریوالور اور اس کے ساتھ تین میگزین لے آیا۔

بنگلے میں واپس آکر جرلینڈ نے وہ ریوالور ٹیرس پر رکھی میز کے اندرونی تختے پر رکھ دیا۔ ڈیالو نے آکر بتایا کہ کھانا ایک گھنٹے میں تیار ہو جائے گا۔ تحفظ کے مکمل احساس نے جرلینڈ کو مطمئن کردیا۔ اولیری ..... کہہ چکا تھا کہ مصیبت سے نمٹنا اس کا کام ہے اور اولیری، ہالوران کا بہترین سارجنٹ تھا۔ جرلینڈ نے اپنے آپ سے کہا کہ اب جب تک ایریکا کو ہوش نہ آجائے اسے کچھ نہیں کرنا ہے۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اپنے سامنے ایک سرخ بالوں والی لڑکی دیکھ کر

بری طرح چونک پڑا۔ پھر غور سے دیکھا تو مسکرانے لگا۔

''ایک لمحے کے لیے تو میں تمہیں واقعی نہیں پہچان سکا۔'' وہ بولا۔

''تمہیں یہ روپ پسند آیا؟'' جینی نے بے تابی سے پوچھا۔ ''بال سرخ کرنے میں پرآکسائڈ کی ایک پوری بوتل خرچ ہوگئی ہے۔''

''بہت اچھی لگ رہی ہو۔'' جرلینڈ نے کہا۔ ''سرخ بالوں نے تمہاری خوب صورتی میں اضافہ کر دیا ہے۔ آؤ یہاں بیٹھ جاؤ اور مجھے اپنی زندگی کے حالات بتاؤ۔''

''میں تمہیں اپنی زندگی کے حالات نہیں سنانا چاہتی۔ بیکار بور ہو گے۔ اس کے بجائے تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔'' جینی قریب ہی ایک دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ ''میں واقعی تمہیں اس طرح زیادہ اچھی لگ رہی ہوں؟''

''تمہاری عمر کتنی ہے جینی؟'' جرلینڈ نے سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا۔

''تمہیں اس سے کیا؟'' جینی چونکی۔

''اٹھارہ سال کی ہو؟''

''بالکل نہیں۔ میری عمر انیس سال ہے۔''

''میری عمر تم سے دگنی ہے۔'' جرلینڈ نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ تم پر رشک آتا ہے۔ تمہارے جتنا نوعمر ہونا اچھا ہوتا ہے۔''

''پتا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ تمہیں میرے سرخ بال پسند آئے۔''

''میں تمہیں ہر صورت میں پسند کرتا ہوں۔ اب وہ عورت کیسی ہے؟''

''ٹھیک ہے۔ تم مجھ سے کہیں زیادہ اس میں دلچسپی رکھتے ہو۔''

''جینی ڈیئر... وہ میری بیوی ہے۔''

''تم سمجھتے ہو میں اس پر یقین کرلوں گی۔ میں سب کچھ جانتی ہوں۔ وہ اسی طرح تمہاری بیوی ہے جیسی کہ میں۔''

جینی کچھ غصے میں اٹھ کر چلی گئی۔ جرلینڈ اسے دیکھتا رہا۔ 'مزید الجھن!' اس نے سوچا۔ وہ اچھی لڑکی ہے مگر......

☆☆☆

سادو ہمیشہ پرل کے غیر متوقع واقف کاروں کے بارے میں جان کر حیرت زدہ رہ جاتا تھا۔ وہ نائس ائرپورٹ سے ہرٹز ریجنسی کی کار میں روانہ ہوئے جو ائرپورٹ کے باہر ان کی منتظر تھی۔ پرل راستہ بتاتی گئی پھر وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل پہنچے جہاں ایک بوڑھی عورت نے ان کا استقبال کیا۔ وہ ویتنامی تھی۔ سادو نے پرل کو بڑی گرم جوشی سے اس عورت سے ملتے دیکھا۔ یہ عورت جس کا نام روبی کیو تھا، پرل کی خالہ نکلی۔ وہی اس ہوٹل کی مالک بھی تھی۔ وہ دیر تک باتیں کرتی رہیں پھر انہیں کمرے دیے گئے۔ سادو اور پرل نے فیصلہ کیا کہ جوجو فوراً ڈورے کے ولا کی طرف روانہ ہوجائے اور گردوپیش کا جائزہ لے۔ پرل نے جوجو کو لارڈ بیور بروک کا بنگلہ پوچھنے کا بہانا بتایا۔ جوجو تقریباً دو گھنٹے کے بعد واپس لوٹا۔

''وہاں تو فوج موجود ہے۔'' جوجو نے بتایا۔ ''مجھے اس عورت تک پہنچنے کی کوئی امید نہیں۔ تم اس مہم کا دماغ کہے جاتے ہو، تم کوئی ترکیب سوچو۔''

''میں روبی سے بات کروں گی۔'' پرل نے کہا اور ہوٹل میں چلی گئی۔ وہ اس وقت ہوٹل کے باہر ایک چھوٹے سے باغ میں بیٹھے تھے۔ سادو نے ولا کے بارے میں کچھ سوالات کیے۔

''وہ ایک پہاڑی پر بنا ہے۔ چاروں طرف بہت اونچی دیوار ہے۔'' جوجو نے بتایا۔ ''پھر وہاں آرمی ہے اور ایک شکاری کتا بھی۔ گیٹ سے ولا بالکل نظر نہیں آتا۔ اگر وہ عورت وہاں چھپی بیٹھی ہے تو ہم کبھی اس تک نہیں پہنچ سکتے۔''

سادو اٹھ کر باغ میں ٹہلنے لگا۔ اسے یاد تھا کہ یات سن نے کہا تھا کہ کوئی دوسری غلطی ہوئی تو ان کی خیریت نہیں۔ اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے یات سن سے تعلق کیوں قائم کیا۔ یہ سب پرل کا قصور تھا۔ بیس منٹ بعد پرل واپس آئی۔

''یہ کام انجام دیا جاسکتا ہے۔'' پرل نے بتایا۔ ''میری خالہ ولا کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ پہاڑی کے دامن میں ایک پگڈنڈی بنی ہے جس کے بارے میں بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ یہ پگڈنڈی ولا کے عقب میں لے جاتی ہے۔ اب یہ راستہ استعمال نہیں کیا جاتا مگر ہم اسی راستے سے ولا کے عقب تک پہنچ سکتے ہیں۔''

''فرض کرو ان لوگوں کو بھی اس پگڈنڈی کے بارے میں معلوم ہو۔ اور وہاں ایک فوجی اور شکاری کتا ہمارا انتظار کر رہے ہوں؟'' سادو نے کہا۔

''ایک آدمی اور ایک کتا کسی کام کو ناممکن نہیں بنا سکتے۔'' پرل نے جواب دیا۔ ''جوجو کے پاس سائیلنسر لگا ریوالور ہے۔''

سادو نے پرل کو غور سے دیکھا۔ یہ عورت بڑی خطرناک ہے۔ اس نے سوچا۔ اسے پرل سے نفرت ہونے لگی۔ جوجو کھڑا ہوگیا۔

''ہمیں چلنا چاہیے۔وقت گزرتا جارہا ہے۔'' اس نے کہا۔

''میں کار ڈرائیو کروں گی۔'' پرل نے سادو کی طرف دیکھا۔ ''تمہیں جوجو کے ساتھ جانا چاہیے۔'' میں تمہیں پگڈنڈی کے پاس چھوڑ کر لاٹوربی چلی جاؤں گی اور وہاں آدھا گھنٹا رک کر واپس آؤں گی۔ تب تک تمہیں معلوم کر لینا چاہیے کہ یہ کام کس طرح کیا جاسکتا ہے۔''

''میں اس مہم کا انچارج ہوں۔'' سادو نے جواب دیا۔ ''ہم اس وقت نہیں جائیں گے۔ اس وقت کورنیچی روڈ پر ٹریفک کا ہجوم ہوگا۔ ہم تب تک انتظار کریں گے جب تک... رش ختم نہیں ہوجاتا۔'' اس نے اپنی اومیگا رسٹ واچ دیکھی۔ ''دو بج کر پندرہ منٹ ہوئے تھے۔'' ہم یہاں سے آدھی رات کو روانہ ہوں گے۔''

پرل اور جوجو نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور خاموش رہ گئے۔

☆☆☆

ساڑھے نو بجے جینی نے ٹیرس پر آکر جرلینڈ کو بتایا کہ ایریکا ہوش میں آگئی ہے۔ جرلینڈ کھانے سے فارغ ہوکر تاروں بھری رات کا نظارہ کررہا تھا۔ وہ جینی کے ساتھ اس کمرے میں گیا۔ وہاں ایک ٹیبل لیمپ روشن تھا۔ ایریکا اولسن نے جرلینڈ کی طرف دیکھا۔ جرلینڈ کو وہ اس وقت اور زیادہ حسین نظر آئی۔

''میں کہاں ہوں؟'' ایریکا نے پوچھا۔ ''اور تم کون ہو؟''

''میں مارک جرلینڈ ہوں ڈارلنگ۔ تمہارا شوہر۔'' جرلینڈ نے نرمی سے جواب دیا۔ ''تم اپنے گھر میں ہو۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔''

''مجھے کچھ یاد نہیں۔ تم میرے شوہر ہو؟''

''ہاں ڈارلنگ...... کیا میں تمہیں یاد نہیں؟''

ایریکا نے آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحے وہ خاموش رہی پھر بولی۔

''وہ بہت خوب صورت ہے، کسی سیاہ انگور کی طرح۔'' جرلینڈ نے چونک کر ایریکا کو دیکھا۔

''تم کیا کہنا چاہتی ہو؟'' اسے ایک دم احساس ہوا کہ جو کچھ ایریکا نے کہا وہ اہم بھی ہوسکتا ہے۔ ''کیا چیز خوب صورت اور سیاہ انگور کی طرح ہے؟''

''کیا میں نے یہ کہا؟'' ایریکا نے آنکھیں کھولیں۔ ''مجھے نہیں معلوم کہ میں نے یہ کیوں کہا۔ اور تم نے کیا بتایا تھا کہ تم میرے کون ہو؟''

''تمہارا شوہر...... مارک جرلینڈ۔''

''تم اندازہ نہیں کرسکتے کہ کچھ یاد نہ آنا کیسا ہوتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں شادی شدہ ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے تمہیں کبھی دیکھا ہو۔''

''پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ تمہاری یادداشت واپس آجائے گی۔ بس تم پریشان مت ہو۔ تم اپنے گھر میں اور میں تمہاری دیکھ بھال کے لیے موجود ہوں۔''

''تم بہت مہربان ہو۔'' ایریکا نے آنکھیں پھر بند کرلیں۔ ''میں بہت تھکن محسوس کررہی ہوں۔ ایک وقت مجھے ایسا لگا تھا جیسے اسپتال میں ہوں۔''

''تم اسپتال میں ہی تھیں مگر اب میں تمہیں گھر لے آیا ہوں۔''

''اچھا کمرا ہے۔'' ایریکا نے آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا پھر کہا۔ ''کیا نام بتایا تھا۔ مارک جرلینڈ؟''

''ہاں، اب تم سونے کی کوشش کرو۔ کل تم خود کو زیادہ بہتر محسوس کروگی۔ میں یہیں موجود رہوں گا ایریکا۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔''

''ایریکا! کیا یہ میرا نام ہے؟''

''ہاں ڈارلنگ۔''

''مجھے یاد نہیں۔'' ایریکا نے اپنی نیلی آنکھوں سے جرلینڈ کو گھورا۔ ''کیا تم واقعی میرے شوہر ہو؟''

''ہاں۔ یقیناً۔'' جرلینڈ نے جواب دیا۔ ایریکا نے کچھ مطمئن ہوکر آنکھیں بند کرلیں۔

جب اسے یقین ہوگیا کہ ایریکا سوگئی ہے تو وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ جینی اس کے ساتھ تھی۔

''وہ ایک سیاہ انگور کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔ اس کا کیا مطلب تھا؟'' جرلینڈ نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ ممکن ہے وہ تمام رات سوتی رہے مگر میرا اس کے کمرے میں رہنا مناسب ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''ویسے تم بہت متاثر کن اداکاری کررہے تھے۔ اگر میں جانتی نہ ہوتی تو یہی خیال کرتی کہ تم واقعی اس کے شوہر ہو۔''

''یہ مت سوچنا کہ میں یہ اپنی خوشی سے کررہا ہوں۔ یہ میرا فرض ہے۔ مجھے اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔'' جرلینڈ نے کہا اور ٹیرس کی طرف چل دیا۔

☆☆☆

کووسکی اس چھوٹے سے دفتر میں داخل ہوا جہاں ملک

بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ کووسکی پیرس ڈویژن کی روسی سیکیورٹی کا انچارج تھا۔ وہ سیکیورٹی پولیس کے بہت ہوشیار اور خطرناک افراد میں سے ایک اور ملک کا باس تھا۔ ملک نے اسے اپنی سانپ جیسی آنکھوں سے دیکھا اور اپنی جگہ سے ملنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وہ بہت خود اعتماد تھا۔ کووسکی کی جگہ کل کوئی دوسرا آدمی آسکتا تھا مگر ملک جانتا تھا کہ جب تک اس سے کوئی سنگین غلطی نہ ہو کوئی اسے اس کی پوزیشن سے نہیں گرا سکتا اور ملک کبھی غلطی نہیں کرتا تھا۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' کووسکی نے اپنی میز پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''میں انتظار کر رہا ہوں۔''

''مگر اب ہم زیادہ انتظار نہیں کر سکتے۔'' کووسکی نے اسے ایک کیبل دیا۔

ملک نے کیبل پڑھا اور اپنی کرسی پیچھے سرکاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

''انہوں نے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی۔'' وہ بولا۔

''یہ ابھی معلوم ہوا ہے کہ کونگ نے ایک نیا ہتھیار ایجاد کیا ہے۔'' کووسکی نے کہا۔ ''اور یہ بہت اہم بات ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔ ممکن ہے یہ عورت کچھ جانتی ہو۔ مگر وہ ہے کہاں؟''

''ہمیں ایک چھوٹا سا سراغ ملا تھا۔'' ملک نے کووسکی کو کرمان کے بارے میں بتایا۔ ''ہم اسے چیک کر رہے ہیں۔ ہمارے چار آدمی نالس میں کام کر رہے ہیں مگر اس میں وقت لگے گا۔ مجھے پہلے یہ کیوں نہیں بتایا گیا کہ یہ فوری اہمیت رکھتا ہے۔''

کووسکی نے گہری سانس لی۔ ملک کے ساتھ واسطہ پیش آنے پر اسے یہ تجربہ ہوا تھا کہ ملک کی رائے ہمیشہ درست ہوتی تھی۔ ''اب تو معلوم ہو گیا۔'' اس نے جواب دیا۔ ''یہ عورت بہت اہم ہے اسے ہر صورت میں تلاش کرنا ہے۔ بہرحال وہ تمہارے ہاتھوں سے گم ہوئی ہے۔''

''اسے میں نے نہیں تمہاری داشتہ مرنا ڈورن نے گم کیا ہے۔'' ملک نے اسے گھور کر دیکھا۔ کووسکی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''اس عورت کو میری داشتہ مت کہو۔'' وہ بگڑا۔

''مجھے افسوس ہے...... میرا مطلب تھا تمہاری طوائف۔'' ملک بولا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو سخت نگاہوں سے گھورا مگر جو آنکھیں پہلے جھکیں وہ کووسکی کی تھیں۔

''پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟'' اس نے نسبتاً نرم لہجے میں پوچھا۔

''ڈورے کی ایک سیکریٹری ہے جس کا نام ماریسا ڈیوس ہے۔'' ملک نے جواب دیا۔ ''اسے معلوم ہوگا کہ اس عورت کو کہاں بھیجا گیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا کہ یہ اتنا ضروری معاملہ ہے تو میں پہلے ہی معلوم کر چکا ہوتا۔ بہرحال تم اب یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔''

''کر چکے ہوتے! کیا کر چکے ہوتے؟'' کووسکی نے ملک کو گھورا۔

''مناسب ہوگا کہ یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔'' ملک نے کہا۔ ''میں اس آپریشن کا انچارج ہوں۔ تمہیں جتنا کم معلوم ہوگا اتنا ہی ہم دونوں کے لیے بہتر ہوگا۔''

''تم اس عورت ماریسا ڈیوس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟''

''کیا تم واقعی معلوم کرنا چاہتے ہو؟'' ملک نے کووسکی کو گھورا۔ کووسکی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

''مجھے امید ہے کہ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اسے اچھی طرح سمجھ بھی رہے ہو گے۔'' اس نے کہا۔

''کیوں نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ وقت ضائع کر رہا ہوں۔'' ملک نے ناگواری سے جواب دیا۔ ''یا تو تم مجھے اجازت دو کہ اپنے طور پر جو مناسب سمجھوں، کروں یا پھر میں اس معاملے سے دست بردار ہوتا ہوں۔''

''ہمیں کسی بھی صورت میں ناکام نہیں ہونا چاہیے۔'' کووسکی بولا۔

''ناکام ہونے کی بات کس نے کی ہے۔''

کووسکی نے سر ہلایا اور پھر آفس سے نکل گیا۔ ملک نے فون کا ریسیور اٹھایا۔

''سمرنوف کو فوراً میرے پاس بھیجو۔'' اس نے ریسیور میں کہا اور پھر اسے کریڈل پر پٹخ دیا۔

☆☆☆

سادو جو کسی قدر ہانپ رہا تھا، رک گیا۔

''ذرا ٹھہرو۔'' اس نے جوجو سے کہا جو ریوالور ہاتھ میں لیے آگے بڑھ رہا تھا۔

''کیا ہے؟'' جوجو نے پلٹتے ہوئے پوچھا۔

''تم بہت تیز چل رہے ہو۔ یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ ایک بھی پتھر اپنی جگہ سے ہلا تو دوسرے پتھر بھی اس کے ساتھ لڑھکنا شروع ہو جائیں گے۔''

روبی نے پرل کو جس پگڈنڈی کے متعلق بتایا تھا وہ واقعی

موجود تھی۔ اگرچہ بڑھتی ہوئی گھاس، درختوں کی جڑوں اور خس وخاشاک کی کثرت نے اسے چھپا سا دیا تھا۔ لگتا تھا کسی نے اسے برسوں سے استعمال نہیں کیا۔ وہ سڑک سے کافی دور نکل آئے تھے۔ سادو کو پہاڑ کے پس منظر میں ولا نظر آنے لگا تھا۔ دونوں آدمیوں نے زیادہ محتاط انداز میں چلنا شروع کیا۔ سادو نے جوجو کو آگے رکھا تھا اسے پولیس کے کسی.... بلڈاگ کا سامنا کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ جوجو کو اس قسم کے کاموں کا معاوضہ ملتا تھا جبکہ اسے نہیں ملتا تھا۔ چند میٹر کا فاصلہ اور طے کیا گیا پھر جوجو ایک دم رک گیا۔ چند لمحے بعد سادو بھی اس کے پاس آگیا۔ اب دونوں ولا کے ٹیرس کو اچھی طرح دیکھ رہے تھے۔ وہ جرلینڈ کو بھی ایک صوفے پر لیٹا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ جوجو نے ماہرانہ نظروں سے اس منظر کا جائزہ لیا۔

''اگر وہ عورت ٹیرس پر نکل آئے تو کسی بیٹھی ہوئی مرغابی کی طرح نشانہ بنائی جاسکتی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''مگر مجھے ایک ٹیلی اسکوپک رائفل کی ضرورت پڑے گی۔ صرف ایک ہی گولی کافی ہوگی اور اگر مجھے جان بچا کر بھاگنا ہے تو ایک سائیلنسر بھی درکار ہوگا۔ اعشاریہ 22 بور کی رائفل سے کام چل جائے گا۔''

''میں اس کا انتظام کردوں گا۔'' سادو نے جواب دیا۔

''یہاں چھپنے کی جگہ بھی بہت ہے۔ جیسے ہی رائفل کا بندوبست ہوجائے تم یہاں آجانا۔ تمہیں اس عورت کے ٹیرس پر آنے کا انتظار کرنا ہوگا۔''

☆☆☆

ایک جانب ریسٹورنٹ کے مالک کلاؤڈ ٹیرل اور دوسری جانب ہیری وھائٹ کے درمیان چلتی ہوئی مارسیا ڈیوس ریسٹورنٹ سے باہر نکلی۔ وہ بہت لذیذ اور خوش ذائقہ کھانا کھا کر آرہی تھی۔ اخبار نیویارک پوسٹ کا معروف رپورٹر ہیری وھائٹ بہت دلچسپ آدمی تھا۔ وہ ہیری کو برسوں سے جانتی تھی اور اس سے مل کر بہت خوشی محسوس کرتی تھی۔ وہ سال میں تین چار مرتبہ پیرس آتا تھا اور جب بھی آتا اس سے ضرور ملتا اور اسے کھانے پر مدعو بھی کرتا۔ کلاؤڈ ٹیرل دروازے پر ہاتھ ملا کر اور خدا حافظ کہہ کر واپس چلا گیا۔

''اب میں کرسمس کے موقع پر آؤں گا۔'' ہیری نے کہا۔

''ڈورے کا کیا حال ہے؟''

''ٹھیک ہے۔''

''آج کل کوئی سنسنی خیز معاملہ تو نہیں چل رہا ہے؟'' ہیری نے سرسری لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہیری۔'' مارسیا نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔ ''میں سمجھ رہی تھی کہ اس شاندار ڈنر کے پیچھے کوئی مقصد پوشیدہ نہیں تھا۔''

''کوشش کرنے میں کیا نقصان ہے؟'' ہیری مسکرایا۔ ''چلو معاف کردو۔ تمہیں پتا ہے مارسیا کہ تم بہت حسین عورت ہو۔ مجھے ایک بات تو بتاؤ۔ تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی؟''

اتنی دیر میں دربان نے ایک ٹیکسی روک لی۔

''لو وہ تمہاری ٹیکسی آ گئی ہیری۔'' مارسیا نے سوال نظرانداز کردیا۔ ''کھانے کا شکریہ۔ کرسمس پر آؤ تو پہلے فون کردینا۔''

''ضرور کردوں گا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''میں نے تم سے پوچھا تھا اور اکثر خود سے بھی سوال کرتا ہوں کہ آخر میں نے بھی اب تک شادی کیوں نہیں کی۔''

وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا تو مارسیا پارکنگ لاٹ کی طرف چلی جہاں اس نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔ کار کا مقفل دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحے تک وہ خالی خالی نظروں سے ونڈ شیلڈ کو دیکھتی رہی۔ کیا ہیری نے اس کے اور اپنے شادی نہ کرنے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کا کوئی خاص مقصد تھا۔ اس کی عمر پینتیس سال ہو چکی تھی اور وہ ڈورے کی غلامی سے تنگ آتی جارہی تھی۔ اس کا اپنا ایک گھر ہوتو کتنا اچھا ہو۔ موہوم امیدوں کو دل میں جگہ نہ دو۔ اس نے خود سے کہا اور کار اسٹارٹ کر کے اپنے اپارٹمنٹ کی جانب چل دی۔ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے گیرج میں کار کھڑی کر کے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچی۔ اپارٹمنٹ کے مقفل دروازے کھولنے میں کچھ دشواری پیش آئی۔ شاید قفل کچھ خراب ہوگیا ہے مگر اس سلسلے میں کل ہی کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت تو وہ تھکی ہوئی تھی اور آرام کرنا چاہتی تھی۔

اس نے بتیاں جلائیں اور رہائشی کمرے میں قدم رکھا ہی تھا کہ رک گئی۔ منہ چیخنے کے لیے کھلا مگر کسی نے اس کے گلے سے ریوالور کی نال لگادی۔ ساتھ ہی سمرنوف غرایا۔

''آواز نکالی تو گولی چلادوں گا۔'' اس نے کہا۔

سامنے ملک ایک کرسی میں بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔

''اسے چھوڑ دو سمرنوف۔'' وہ بولا۔

مارسیا نے ملک کو پہچان لیا۔ اس نے کئی فائلوں میں اس کے فوٹو دیکھے تھے اور وہ جانتی تھی کہ ملک سب سے زیادہ خطرناک روسی ایجنٹ ہے۔ اس کے دل کی دھڑکن رکنے لگی۔ سمرنوف نے اسے ملک کی طرف دھکا دیا۔

''بیٹھ جاؤ مس ڈیوس۔'' ملک نے نرمی سے کہا۔ ''ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ مجھے لازمی معلوم ہونا چاہیے کہ ایریکا اولسن کہاں ہے۔ جلدی سے بتادو۔''

مارسیا بیٹھی تو ان دو روسی ایجنٹوں کو اپنے اپارٹمنٹ میں دیکھنے کے شاک پر قابو پا چکی تھی۔ اسے احساس تھا کہ وہ سخت خطرے میں گھری ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ سنگدل آدمی اس کے منہ سے سب کچھ اگلوالیں گے اگر وہ کسی چالاکی سے انہیں بہکانے میں کامیاب نہ ہوئی۔ اسے یاد آیا کہ جرلینڈ ملک کو بتاچکا ہے کہ ایریکا کو امریکی سفارت خانے لے جایا گیا ہے۔ اسے بھی یہی بتانا چاہیے۔ انہیں یقین کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوگا مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ موثر انداز میں بات کرے۔

''تم ملک ہونا؟'' اس نے پوچھا۔

''اس کی پروا مت کرو کہ میں کون ہوں ...... تم تو یہ بتاؤ کہ ایریکا کہاں ہے؟''

''جہاں تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔''

''مس ڈیوس، میں عورتوں سے بحث نہیں کرتا۔'' ملک نے کہا۔ ''مگر یہ عادت میرے ساتھی میں نہیں۔ تم میرا وقت ضائع کررہی ہو جو کہ بہت قیمتی ہے۔ میں تم سے ایک بار اور پوچھوں گا اور تم نے قابلِ اطمینان جواب نہیں دیا تو میں پوچھنے کا کام اپنے ساتھی کے سپرد کردوں گا۔ بتاؤ ایریکا کہاں ہے؟''

مارسیا نے ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ پھر جیسے کسی خوف سے کرسی میں سمٹ گئی۔ ''وہ امریکن سفارت خانے میں ہے۔''

''میں جانتا تھا کہ تم یہی کہوگی مگر میری اطلاع کے مطابق وہ وہاں نہیں ہے۔ بتاؤ وہ کہاں ہے؟''

مارسیا نے ملک کی طرف دیکھا اور سمجھ گئی کہ وہ اس خطرناک آدمی کو دھوکا نہیں دے سکتی۔

''جہنم میں جاؤ تم۔'' اس نے کہا اور میز پر رکھی شیشے کی ایش ٹرے کی طرف جھپٹی کہ اسے اٹھا کر کھڑکی پر ماردے تاکہ شیشے ٹوٹنے کی آواز لوگوں کو اس کے اپارٹمنٹ کی طرف متوجہ کردے مگر وہ اٹھی ہی تھی کہ سمرنوف نے اس کی گردن پر وار کیا۔ وہ بے ہوش ہو کر گرنے لگی تو سنبھال کر دوبارہ کرسی پر بٹھادیا۔ پھر اس نے اپنی جیب سے ایک سرنج نکالی اس میں اسکوپولامین (ایک دوا جو ہپناٹزم جیسی نیند طاری کردیتی ہے) کا انجکشن بھرا اور مارسیا کی کلائی کی رگ میں لگادیا۔ آدھ گھنٹے بعد مارسیا نیند میں ڈوبی ہر سوال کا درست جواب دے رہی

تھی۔
"ڈورے کا ایک ولا ایزی گاؤں میں واقع ہے۔ ایریکا اولسن وہاں جرلینڈ کے ساتھ ہے۔ ہالوران کے چھ فوجی ولا کی حفاظت کر رہے ہیں۔"
"ولا کا نام کیا ہے؟"
"ولا ہیلی اوس۔"
"بس ہمیں یہی معلوم کرنا تھا۔" ملک کھڑا ہو گیا۔ "اب یہ تمہارے سپرد ہے۔ ویسے افسوس ہو رہا ہے۔ یہ بڑی حسین عورت ہے۔ ہے نا!"
"تمام بلیاں اندھیرے میں ایک جیسی لگتی ہیں۔" سمرنوف بولا۔ وہ عورتوں سے بیزار تھا۔ "اگر ایک عورت کم ہو جائے گی تو دنیا میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"
"محتاط رہنا۔ جو کچھ کرنا میرے جانے کے پانچ منٹ بعد کرنا۔"

ملک اپارٹمنٹ سے نکلا اور لفٹ سے نیچے اتر گیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ کسی نے اسے آتے جاتے نہیں دیکھا۔ وہ اپنی کار میں بیٹھا اور ایک طرف روانہ ہو گیا۔ اپارٹمنٹ میں پانچ منٹ بعد سمرنوف نے ماریسا کو سہارا دے کر کھڑا کیا اور بالکنی کی طرف لے چلا۔
"تمہیں تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔" اس نے کہا۔
بالکنی میں پہنچ کر اس نے نیچے دیکھا۔ اس وقت ساری سڑک سنسان نظر آ رہی تھی۔ دوا کے اثرات میں مدہوش ماریسا نے بالکنی کے جنگلے پر دونوں ہاتھ رکھے اور ایک گہری سانس لی۔ سمرنوف اس کے پیچھے گیا۔ جھک کر اس کے پیر پکڑے اور پھر اوپر اٹھتے ہوئے اسے خلا میں اچھال دیا۔ ماریسا ایک کھڑی ہوئی کار کی چھت پر سر کے بل گری۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ بے جان ہو کر کار کی چھت سے پھسلتی ہوئی سڑک پر آ گری۔

☆☆☆

جینی ٹیرس پر نکل آئی۔ جرلینڈ نے اسے دیکھ کر ناول ایک طرف رکھ دیا جسے وہ وقت گزارنے کے لیے پڑھ رہا تھا۔

"اب وہ کیسی ہے؟" اس نے پوچھا۔
"ٹھیک ہے اور سو رہی ہے۔" جینی نے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "میں نے اسے خواب آور دوا کی ایک ہلکی سی خوراک دے دی ہے۔ کل صبح جب وہ اٹھے گی تو تم شوہر ہونے کا رول دوبارہ ادا کر سکو گے۔"
"میں نے تمہیں بتایا کہ یہ میرا فرض ہے جس کے لیے

مجھے معاوضہ ادا کیا جا رہا ہے۔''
''میں اب یہاں رکنا نہیں چاہتی۔ بہتر ہوگا تم مجھے واپس بھیج دو۔''
''یہ تمہارا فرض ہے۔ تمہیں بھی اس کا معاوضہ ادا کیا جائے گا۔''
''کل کے بعد اسے نرس کی ضرورت نہیں رہے گی۔''
''پھر کل تک انتظار کرو، اس کے بعد فیصلہ کرنا۔''
''میں سونے جارہی ہوں۔'' جینی کھڑی ہوگئی۔
''گڈ نائٹ۔''
جینی کے جانے کے بعد جرلینڈ نے دوبارہ ناول اٹھا لیا مگر اس کا دل پڑھنے میں نہیں لگا۔
''کوئی اور کام تو نہیں ہے سر!'' ڈیالو نے آ کر پوچھا۔
''نہیں۔ تم بھی جا کر آرام کرو۔''
جرلینڈ نے ٹیرس کی لائٹ بجھائی۔ وہ اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے واپس رہائشی کمرے میں جاتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔ ڈورے کا فون تھا۔
''میری سیکریٹری نصف گھنٹے قبل مر چکی ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''وہ اپنے اپارٹمنٹ کی بالکنی سے نیچے گر گئی۔ پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے اس کے بازو پر انجکشن کا نشان ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے اسکوپولامین کا انجکشن لگایا گیا ہے۔ اگر یہ اندازہ درست ہے تو اس نے سب کچھ بتا دیا ہوگا۔ اب بہت زیادہ محتاط رہنا جرلینڈ۔ میں چھ فوجی اور بھیج رہا ہوں۔ ایریکا کو کسی بھی صورت میں کھلے میں جانے کی اجازت مت دینا۔ سمجھ گئے؟ وہ ہرگز ٹیرس پر نہ آنے پائے۔ یہ قطعی ممکن ہے کہ کوئی بہترین نشانے باز اسے کورنیچی کی جانب سے شوٹ کر دے۔ اسے ہر وقت ولا کے اندر رکھنا۔ مجھے امید ہے تم پوری ذمے داری کا ثبوت دو گے۔''
''اوکے۔ خود مجھے بھی ٹیرس کی جانب سے خطرہ تھا۔ کیا ماریا کو ملک نے ہلاک کیا ہے؟''
''یقیناً وہی ہوگا مگر کوئی ثبوت نہیں ہے۔'' ڈورے نے ترشی سے جواب دیا۔ ''تمام سڑکوں اور ائرپورٹ کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اگر اس نے جنوب کی طرف جانے کی کوشش کی تو میں تمہیں بتا دوں گا۔''
''میں ابھی اولیری سے بات کرتا ہوں۔ اس سے کہوں گا کہ وہ کورنیچی پر ایک آدمی کا پہرا لگا دے۔''
''ہاں، اس طرف نگرانی کی ضرورت ہے۔''
''ایک اور بات۔ میں کونگ کی فائل دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا تم بھیج سکتے ہو؟'' جرلینڈ نے کہا۔
''تمہیں اس فائل کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟''
''مجھے کونگ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں۔ اگر ایریکا اس کے متعلق کوئی بات کہتی ہے تو میں کیا سمجھ سکوں گا۔''
''کیا اس نے کچھ کہا ہے؟''
''وہ ایک سیاہ انگور کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔''
''سیاہ انگور!''
''ہاں۔ مجھے نہیں معلوم اس کا کیا مطلب ہے۔ ہوسکتا ہے کچھ نہ ہو لیکن وہ ایسی کچھ اور باتیں کہتی ہے تو مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا کوئی مطلب ہے یا نہیں۔''
''ٹھیک ہے۔ میں ہالوران کے آدمیوں کے ساتھ فائل بھی بھیج دوں گا۔ ویسے اس نے سیاہ انگور کے متعلق کیا کہا تھا؟'' ڈورے نے پوچھا۔ جرلینڈ نے بتا دیا۔
''عجیب بات ہے! خیر، فائل تمہیں مل جائے گی۔ وہ جو کچھ بھی کہے، مجھے اس سے آگاہ کرتے رہنا۔'' ڈورے نے ریسیور رکھ دیا۔
جرلینڈ ولا سے نکل کر اولیری کے پاس گیا۔ اسے ماریا کی موت کے بارے میں بتایا۔
''ایک آدمی کو کتے کے ساتھ کورنیچی کی طرف بھیج دو۔ اس جانب سے کوئی اچھا نشانے باز ہم میں سے کسی کو بھی مار سکتا ہے۔''
''نہیں مار سکتا۔ تم غلطی پر ہو۔'' اولیری نے کہا۔ ''میں نے کورنیچی کا علاقہ چیک کیا ہے۔ وہاں سے ولا کے عقب میں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر میں اس جانب سے کوئی خطرہ سمجھتا تو فوراً ایک آدمی متعین کر دیتا لیکن ہمارا عقب بھی محفوظ ہے۔ پریشانیوں سے نمٹنا میرا کام ہے۔ تم عورت کا خیال رکھو۔ تمام ممکنہ پریشانیوں کو میں سنبھال لوں گا۔''
''مگر میں ایک آدمی کو کتے کے ساتھ وہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔'' جرلینڈ نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ میرا حکم ہے اولیری۔''
دونوں نے ایک دوسرے کو گھور کر دیکھا۔ اولیری کی آنکھوں سے غصہ جھلک رہا تھا۔
''اگر تم یہ چاہتے ہو تو ایسا ہی ہوگا۔'' وہ بولا۔ ''مگر یہ ایک آدمی کو بیکار کرنا ہے۔''
''کل تمہیں چھ جوان اور مل جائیں گے اور میں ایسا ہی چاہتا ہوں۔''
جرلینڈ ولا میں واپس آ گیا۔ اس کا ذہن سوچنے میں مصروف تھا۔ وہ ایریکا کے کمرے کے دروازے پر رکا۔

دروازہ کھول کر جھانکا۔ وہ سو رہی تھی۔ اس کے سرخ بال تکیہ پر پھیلے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ پُرسکون نظر آ رہا تھا۔ جرلینڈ نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ باتھ روم جا کر غسل کیا پھر کپڑے اٹھائے اپنے بیڈروم میں داخل ہوا تھا کہ ایک سرگوشی سی ابھری۔

''پلیز! بتی مت جلانا۔''

''جینی!'' بے اختیار جرلینڈ کے منہ سے نکلا۔

''میں جانتی ہوں کہ کل میں تمہیں کھو دوں گی۔ اس عورت کے ہوش میں آنے کے بعد تم میری طرف دیکھو گے بھی نہیں۔ پلیز مجھ سے نفرت مت کرنا۔'' جرلینڈ آگے بڑھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔

''جینی ڈارلنگ۔ میں تم سے کبھی نفرت نہیں کر سکتا۔''

''میں جانتی ہوں کہ یہ بے شرمی ہے۔ مگر اب مجھے کسی بات کی کوئی پروا نہیں ہے۔''

☆☆☆

ملک اور سمرنوف نگرانی کرنے والی ساری پولیس کو احمق بنا کر نکل گئے۔ وہ کار کے ذریعے ٹوکیوٹ ائرپورٹ پہنچے اور وہاں سے ایک چھوٹا طیارہ چارٹر کر کے ایک ایسے مقام پر اترے جہاں سمرنوف کا آدمی ایک تیز رفتار کار لیے ان کا منتظر تھا۔ وہ ساحلِ سمندر پر واقع ایک پرانے سے ولا پہنچے جو ایک روسی ایجنٹ کی ملکیت تھا۔ اس کا نام پیٹروکا تھا جسے سمرنوف نے اپنی آمد سے آگاہ کر دیا تھا۔ پیٹروکا ان کے آنے سے پہلے ڈورے کے ولا جا کر ضروری معلومات لے آیا تھا۔

''ولا بہت محفوظ مقام پر تعمیر کیا گیا ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''اندر پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف سامنے سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ چھ غیر معمولی طور پر مسلح فوجی اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔''

اس نے ولا کے گرد و پیش کا ایک نقشہ نکال کر ملک کے سامنے رکھ دیا۔ ملک نے غور سے نقشہ دیکھا اور سگریٹ جلا کر کھڑا ہو گیا۔

''اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔'' وہ بولا۔ ''سامنے سے حملہ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہم عقبی پہاڑ کی جانب سے نہیں پہنچ سکتے۔ کیا اس طرف سے ولا کو جانے والا کوئی راستہ نہیں ہے؟''

''مقامی نقشوں میں کوئی راستہ نہیں دکھایا گیا ہے۔'' پیٹروکا نے بتایا۔

''اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہاں کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔'' ملک نے تیزی سے کہا۔ ''فوراً وہاں جاؤ اور یقین سے معلوم کرو۔''

''ابھی جا رہا ہوں۔'' پیٹروکا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''وہ احمق ہے۔ اسے چیک کر کے آنا چاہیے تھا۔'' ملک بولا۔ ''مجھے کوئی ایسا آدمی دکھاؤ جو اس کی طرح نو عمر ہو اور بیوقوف نہ ہو۔''

سمرنوف نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔ ''مجھے جیسے آدمی ملتے ہیں ان ہی سے کام لینا پڑتا ہے۔''

☆☆☆

صبح ساڑھے سات بجے کی فلائٹ سے پیرس سے نائس آنے والوں میں بہت سے فرانسیسی اور امریکی سیاح تھے۔ یہ فلائٹ آٹھ بج کر پچپن پر نائس پہنچی۔ ان میں ایک چینی لڑکی بھی تھی جس کے پاس ایک وائلن کیس تھا۔ دوسرے مسافروں کے ساتھ چیکنگ کے عمل سے گزرتی ہوئی وہ لابی میں آئی۔ جوجو کا موڈ بہت خراب ہو رہا تھا کیونکہ اسے صبح جلدی اٹھنا پڑا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر لڑکی سے ملا۔ اسے چینی عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

''کیا تم وہ لے آئیں؟'' اس نے لڑکی سے پوچھا۔

''ہاں۔''

''تب میرے ساتھ آؤ۔''

ائرپورٹ سے نکل کر وہ اپنی کار کی طرف چلا۔ لڑکی اس کے ساتھ تھی۔ سادو نے اپنے بیڈروم میں وائلن کیس کھول کر اعشاریہ 22 بور کی رائفل نکالی۔ ساتھ میں ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر بھی تھا۔ رائفل بہت عمدہ بنی ہوئی تھی۔ سادو نے رائفل جوجو کو دے دی۔

''یہ لو۔ میں نے اپنا کام کر دیا۔ اب تم اپنا کام انجام دو۔''

رائفل کئی حصوں میں تقسیم تھی۔ جوجو نے انہیں آپس میں فٹ کیا۔ سائیلنسر اور ٹیلی اسکوپ لگائی۔ کھڑکی کے پاس جا کر ایک دور کے درخت کا نشانہ دیکھا۔ اس کی تمام حرکات سے پختہ کاری ظاہر ہوتی تھی پھر وہ سادو کی طرف گھوم کر مسکرایا۔ وہ بہت کم مسکراتا تھا۔

''بہترین رائفل ہے۔'' اس نے کہا۔ ''اب تم اس عورت کو مردہ ہی سمجھو۔''

☆☆☆

اپنے قریب حرکت محسوس کر کے جرلینڈ کی آنکھ کھل گئی۔

''کوئی بات نہیں ہے۔ میں اپنے کمرے میں واپس جا رہی ہوں۔'' جینی نے آہستہ سے کہا۔

''کیا بجا ہے؟''

''چھ بجے ہیں۔''

''ابھی مت جاؤ۔'' جرلینڈ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جسے جینی نے ایک جھٹکے سے چھڑالیا۔

''نہیں، مجھے جانے دو۔ میں تمہیں اٹھانا نہیں چاہتی تھی۔''

''ابھی بہت وقت ہے۔ تمہیں جانے کی ایسی کیا جلدی ہے؟''

''نہیں۔ گزشتہ رات بہت خوب صورت تھی مگر اب وہ گزر چکی ہے۔ اب ایسی کوئی رات نہیں آئے گی۔'' جینی نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن میں چاہتا ہوں کہ آئے۔''

''تمہیں ایک فرض انجام دینا ہے اور اسی طرح مجھے بھی۔ یہ اسے انجام دینے کا طریقہ نہیں ہے۔ میرے لیے اسے اور زیادہ دشوار مت بناؤ۔''

''سچ کہہ رہی ہو لیکن یہ فرض جلد ہی پورا ہو جائے گا۔ کیا ہم مستقبل میں ملنے کا پروگرام نہیں بنا سکتے؟''

''میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے عمر میں دگنے ہو اور میں بالکل نوعمر ہوں۔''

''میں اس بارے میں سمجھوتا کر سکتا ہوں بشرطیکہ تم بھی آمادہ ہو۔'' جرلینڈ مسکرانے لگا۔

''دیکھیں گے۔'' جینی کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آگئی۔ ''اسپتال کہیں بھاگ نہیں جائے گا اور میں وہیں کام کرتی ہوں۔''

جینی چلی گئی تو جرلینڈ نے سگریٹ سلگایا۔ سی آئی اے سے اسے اب تک جو کام ملے تھے یہ ان سب سے اچھا تھا۔ معلوم نہیں ایریکا کی یادداشت کب واپس آئے گی اور آئے گی تو وہ کوئی مفید بات بتائے گی بھی یا نہیں۔ اسے وہ حیرت انگیز الفاظ یاد آئے۔ 'وہ بہت خوب صورت ہے بالکل ایک کالے انگور کی طرح۔' مگر اس کا مطلب کیا ہے۔ کیا یہ کسی انگور یا انگور سے مشابہ چیز کی طرف اشارہ ہے جس کا تعلق کوونگ کے نئے ہتھیار سے ہے۔ اضطرابی کیفیت سے سگریٹ بجھاتے ہوئے اس نے گھڑی دیکھی۔ سوا چھ بجے تھے۔ ایک گھنٹے بعد جرلینڈ اونگھ ہی رہا تھا کہ ڈیالو کافی لے کر آگیا اور بتایا کہ ناشتا ایک گھنٹے میں تیار ہو جائے گا۔

پھر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جب ناشتا کر لیا گیا تو جرلینڈ ٹیرس پر بیٹھ کر اخبار پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ سارجنٹ اولیری آگیا۔

''یہ تمہارے لیے آیا ہے۔'' اس نے ایک بڑا سا لفافہ جرلینڈ کو دیتے ہوئے کہا۔ ''اس کی رسید پر دستخط کر دو۔''

جرلینڈ نے رسید پر دستخط کر دیے۔ اولیری نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''چھ مزید آدمی بھی آگئے ہیں اور میں نے ایک آدمی کو کتے کے ساتھ کورنیچی کی جانب نگرانی کے لیے بھیج دیا ہے۔''

''بہت اچھا کیا۔'' جرلینڈ نے جواب دیا۔

اولیری کے لہجے میں برہمی تھی۔ جرلینڈ کو احساس تھا کہ اس نے کورنیچی پر ایک آدمی بھیجنے کا حکم دے کر اولیری کو ناراض کر دیا ہے مگر ظاہر تھا کہ وہ کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا پھر یہ کہ یہ ڈورے کا حکم تھا۔ اس نے لفافہ کھولا۔ اس میں فنگ ہوکونگ کی فائل تھی۔ اس نے رہائشی کمرے میں جا کر فائل کو بڑی میز کی ایک دراز میں مقفل کر دیا۔ پھر وہ ایریکا کے کمرے میں پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔ جینی نے دروازہ کھولا۔

''مریضہ کا کیا حال ہے؟'' جرلینڈ نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ ٹیرس پر جانے کے لیے کہہ رہی ہے۔'' جینی نے جواب دیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جرلینڈ کمرے میں داخل ہوا تو ایریکا اسے دیکھ کر مسکرائی۔

''ہیلو جرلینڈ!''

''اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟''

''بہت اچھا۔ میں تالاب میں تیرنا چاہتی ہوں۔''

''ابھی نہیں۔ تمہیں مکمل طور پر نارمل دیکھنا میری خواہش ہے مگر جلدی مت کرو۔ تمہیں دھوپ میں نہیں نکلنا چاہیے۔''

''مگر مجھے دھوپ پسند ہے۔''

''اپنی یادداشت واپس لانا چاہتی ہو یا نہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تمہیں کسی بھی حالت میں تیز دھوپ میں نہیں آنا چاہیے۔ چند دن کے لیے تو تمہیں اس کمرے سے بھی نہیں نکلنا چاہیے۔ ایسا کرو گی تو یادداشت متاثر ہوگی۔'' جرلینڈ سوچ رہا تھا کہ ایریکا اس جھوٹ پر یقین بھی کرے گی یا نہیں۔

''جیسا تم کہو۔'' ایریکا نے جواب دیا پھر بولی۔ ''عجیب سی بات ہے مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ تم میرے شوہر ہو۔ کیا تم واقعی ہو؟''

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں شادی کا سرٹیفکیٹ دکھا سکتا ہوں۔''

''پھر بھی مجھے تمہارے بارے میں کچھ یاد نہیں آتا۔'' ایریکا نے جرلینڈ کا ہاتھ تھام لیا۔ ''مگر تم بہت اچھے ہو۔ میں تم جیسا شوہر ہی انتخاب کرتی۔ ہماری شادی کو کتنے دن ہو گئے؟''

’’تین سال۔‘‘ جرلینڈ نے جواب دیا۔

’’کیا ہمارے بچے ہیں؟‘‘

’’نہیں۔‘‘

’’کیوں نہیں ہیں؟‘‘ ایریکا نے پوچھا۔ جرلینڈ قدرے اضطراب سے اپنی گردن سہلانے لگا۔

’’دراصل ابھی تک ہمیں سکون سے کسی ایک جگہ رہنے کا موقع نہیں ملا۔‘‘ اس نے کہا۔

’’تم کام کیا کرتے ہو؟‘‘

’’میں آئی بی ایم کی فرم کے لیے کام کرتا ہوں۔ یہ فرم کمپیوٹر بناتی ہے۔ یہاں میں فرم کی جانب سے ایک سودا کرنے آیا ہوں اور یہ ولا کرائے پر حاصل کیا ہے۔‘‘

’’یہاں سے کیا مراد ہے؟‘‘

’’ایزی۔ یہ نائس کے قریب ایک گاؤں ہے۔‘‘ جرلینڈ کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔

’’کیا تم کوئی بہت اہم آدمی ہو؟‘‘

’’یہ تو نہیں کہہ سکتا مگر بہرحال اپنے شعبے میں کامیاب ہوں۔‘‘

’’پھر یہ فوجی ہتھیاروں کے ساتھ پہرا کیوں دے رہے ہیں؟‘‘ ایریکا نے پوچھا۔ جرلینڈ نے تیزی سے ایک بہانہ سوچا۔

’’میں فرانس کی حکومت کے ساتھ سودا کررہا ہوں۔‘‘ اس نے نرمی سے کہا۔ ’’فرانسیسی وزیر ایک دو دن میں یہاں آنے والے ہیں گزشتہ ماہ کسی نے ان پر ایک بم پھینکا تھا۔ تب سے ان کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے پھر جو سودا کیا جارہا ہے وہ بہت اہم اور خفیہ نوعیت کا ہے۔‘‘

’’اوہ اچھا!‘‘ ایریکا کچھ مطمئن نظر آئی۔ ’’مجھے خوشی ہے کہ تم میرے شوہر ہو۔ تم اندازہ نہیں کرسکتے کہ جب کوئی اپنا ماضی فراموش کردے اور ہوش میں آنے کے بعد تم جیسے آدمی کو اپنے قریب پائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔‘‘

’’میں سمجھتا ہوں مگر پریشان مت ہو۔ تمہاری یادداشت جلد ہی واپس آجائے گی۔‘‘

’’کیا کبھی ہمارے درمیان کوئی جھگڑا بھی ہوا تھا؟‘‘

’’کبھی نہیں۔ آخر ہم کس بارے میں جھگڑا کرتے؟‘‘

’’شادی شدہ لوگ آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں نا۔‘‘ ایریکا بولی۔ جرلینڈ نے گفتگو کا موضوع تبدیل کرنا چاہا۔ اس طرح کے سوالات اسے پریشان کررہے تھے۔

’’کیا تمہیں اپنے ماضی کے بارے میں کوئی ایک بات بھی یاد نہیں۔‘‘ اس نے پوچھا۔ ’’یہ بھی یاد نہیں کہ ہم دو ماہ پہلے پیکن گئے تھے؟‘‘

’’پیکن!‘‘ ایریکا چونک پڑی۔

’’ہاں۔‘‘

’’میں پیکن کو پسند نہیں کرتی۔‘‘ ایریکا نے کھڑکی کی طرف نظریں گھماتے ہوئے کہا۔

’’وہ کیوں؟‘‘

مزید عوام

ہمیں آج تک یہ بات معلوم نہ ہوسکی کہ ہمارے لیڈر عوام سے آخر چاہتے کیا ہیں؟ یا تو یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے یا ہماری سمجھ اس بات سے بالاتر ہے۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ پاکستان کے عوام کو کتنے مسائل کا سامنا ہے تو ہم کہیں گے کہ پاکستان میں کتنے سیاست داں ہیں؟ ہر سیاست داں ایک مسئلہ ہے۔ اگر کوئی لیڈر یہ کہے کہ قوم کے حالات دیکھ کر میرے دل میں درد ہوتا ہے تو سمجھ لیں ضرور اسے کوئی ہارٹ پرابلم ہے۔ لیڈر اور عوام میں اتنا گہرا اور انمٹ تعلق ہے جتنا سیاست اور جھوٹ میں۔ تمام لیڈر عوام کے لیے مساوات کا درس دیتے ہیں۔ مساوات کا مطلب ہے تمام عوام کے لیے دولت اور وسائل کی یکساں عدم فراہمی۔ عوام اور سیاست دان دونوں اپنی جگہ متحد اور مضبوط ہیں کیونکہ ایک طرف اگر عوام یک جہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں تو دوسری طرف سیاست داں بھی عدم اتحاد کی کوشش میں متحد و منضبط ہیں۔

عوام نے جب لیڈر سے سوال کیا کہ آپ اپنی تقریر سنانے کے لیے اکثر اسٹیج پر ’’کھڑے‘‘ ہوجاتے ہیں مگر ہماری کبھی نہیں سنتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو عوام کی باتیں سننے کے لیے ہمیشہ کان ’’کھڑے‘‘ رکھتا ہوں۔ عوام وہی کرتے ہیں جو ان کے علاقے کا لیڈر کہتا ہے۔ لیڈر وہی کرتا ہے جو وزیر کہتا ہے۔ وزیر وہی کرتا ہے جو وزیراعظم کہتا ہے۔ وزیراعظم وہی کرتا ہے جو بڑی طاقتیں کہتی ہیں۔

عوام اور خواص میں یہ فرق ہے کہ لیڈر کی بات پر جو لوگ بغیر سوچے سمجھے یقین کرلیں وہ عوام ہیں۔ جو لوگ سوچ سمجھ کر یقین کریں وہ خواص۔ اگر ہمارے سیاست داں سیاست سے کنارہ کش ہوجائیں تو عوام سکھ کا سانس لیں۔ اس لحاظ سے ہر سیاست داں مرتے وقت عوام پر احسان کرجاتا ہے اس لیے کہ موت کے بعد وہ سیاست سے ریٹائرڈ ہوجاتا ہے اور زندگی میں تو ریٹائرمنٹ لینا اس کے لیے ممکن نہیں۔

(جاسوسی ڈائجسٹ کے لیے اخلاق احمد خان کا تحفہ نیویارک سے)

''پتا نہیں۔ بس مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ میکسکن میں کیا میرے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا تھا؟''

''نہیں تو۔ میں وہاں بزنس کے سلسلے میں گیا تھا اور چونکہ میں مصروف تھا اس لیے تم اکیلے گھومی پھری تھیں۔ تمہیں یاد نہیں؟''

''میں اس بارے میں بات کرنا نہیں چاہتی۔ شاید وہاں جانا میرے لیے خوشگوار نہیں تھا۔''

''مگر میں سمجھ رہا تھا کہ تم بہت خوش ہو۔ کیا تمہیں وہ انگور یاد نہیں۔ دو کالے انگور۔'' جرلینڈ نے کہا۔ اریکا کے چہرے پر ایک دم سے چمک آ گئی۔

''ہاں ایک تھا...... بہت خوب صورت اور وہاں ایک سنہری اژدہا بھی تھا...... اور وہاں......'' اریکا کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ وہ چمک غائب ہو گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ ''آخر مجھے یاد کیوں نہیں آتا۔ وہ انگور تو بہت اہم تھا۔''

''اس میں ایسی کیا خاص بات تھی؟ وہ اتنا اہم کیوں تھا؟''

''معلوم نہیں مگر مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ بہت اہم تھا۔ وہ میرے پاس تھا...... میں......'' اریکا بہت افسردہ نظر آنے لگی۔

''اس کے بارے میں فکر مند نہ ہو۔'' جرلینڈ نے نرمی سے کہا۔ ''تھوڑا وقت گزرنے دو۔ میں کچھ دیر میں پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ ابھی مجھے بہت سے کام کرنا ہیں۔ تم آرام کرو اور پریشان مت ہو۔ کیا تمہارے پڑھنے کے لیے کچھ بھجوا دوں؟''

''نہیں...... میں کچھ سوچنا چاہتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں جتنا زیادہ سوچوں گی اتنی ہی جلدی مجھے یاد آئے گا۔''

''مگر بہت زیادہ مت سوچنا۔ میں نرس کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔''

''نہیں، ابھی نہیں۔ بعد میں۔'' اریکا مسکرائی اور اپنا ہاتھ جرلینڈ کی طرف بڑھا دیا۔

جرلینڈ نے ہاتھ تھام لیا تو اریکا نے اسے اپنی جانب کھینچا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو پیار کیا۔

''اچھا اب جاؤ، کام کرو۔'' اریکا بولی۔ ''مگر جلد ہی میرے پاس آنا۔''

جرلینڈ اریکا کے کمرے سے نکل کر رہائشی کمرے میں آیا۔ جینی اخبار پڑھ رہی تھی۔ اس نے سوالیہ نظروں سے جرلینڈ کی طرف دیکھا۔

''اریکا کو لازمی طور پر کچھ کپڑوں کی ضرورت ہے۔'' جرلینڈ نے کہا۔ ''کیا تم نائس جا کر ضروری چیزیں لے آؤ گی۔ ڈیالو کو اپنے ساتھ لے جانا۔ قیمت وہ ادا کرے گا۔''

''ٹھیک ہے۔ چلی جاؤں گی۔'' جینی نے جواب دیا۔

جینی کے نائس جانے کے بعد جرلینڈ نے کوننگ کی فائل نکالی اور ٹیرس پر بیٹھ کر اس کا مطالعہ کرنے لگا۔

☆☆☆

دوپہر ہونے تک کورنیچی کی سڑک پر ٹریفک کا ہجوم بڑھنے لگا۔ سیاحوں سے بھری ہوئی بسیں گاہے رکتی گاہے چلتی گزرتی چلی جا رہی تھیں۔ گارڈ فیئر فیکس اپنی جیپ میں بیٹھا، اپنے ریڈیو ٹرانزسسٹر پر موسیقی سن رہا تھا۔ جیپ کی پچھلی سیٹ پر السیشن کتا آرام سے سو رہا تھا۔ فیئر فیکس نہ صرف بیزار بلکہ چڑچڑا بھی ہو رہا تھا۔ کیا اس کے سارجنٹ نے نہیں کہا تھا کہ اس سڑک کی جانب سے نگرانی کرنا بلاضرورت اور وقت ضائع کرنا ہے۔ کتنا اچھا ہوتا کہ وہ بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ ولا کے باغ میں آرام سے بیٹھا ہوتا اور تاش کھیل رہا ہوتا۔ وہ بہت اچھا کھلاڑی تھا اور ہمیشہ کچھ نہ کچھ جیت کر اٹھتا تھا۔ آج کل اسے رقم کی ضرورت بھی تھی۔ یہاں بہت گرمی تھی اور فیئر فیکس کو ولا کے ٹھنڈے سایہ دار درخت بہت یاد آ رہے تھے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ وقت ضائع کر رہا ہے اور اپنے سارجنٹ کی یہ بات یاد کرتے ہوئے کہ کورنیچی کی جانب سے کسی کے ولا کے عقب میں پہنچنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے، وہ بالکل بھی چوکنا اور ہوشیار نہیں تھا۔ وہ کبھی کبھی اونگھنے بھی لگتا تھا۔ اس نے خود کو اطمینان دلایا تھا کہ اگر کتا سو سکتا ہے تو وہ کیوں نہیں سو سکتا۔

نتیجتاً یہ کہ وہ بالکل نہیں دیکھ سکا کہ ایک سیاہ کار بھی ٹریفک میں شامل آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے۔ اگر وہ ہوشیار ہوتا تو ایک خوب صورت ویتنامی لڑکی کو کار چلاتے دیکھ کر یقیناً چونکتا۔ خاص طور سے اس لیے کہ اس کے ساتھ جو آدمی بیٹھا تھا وہ آدھا چینی معلوم ہو رہا تھا۔ مزید یہ کہ کار کی پچھلی سیٹ پر ایک ہپی بھی نظر آ رہا تھا۔

''ذرا بائیں طرف دیکھو۔'' پرل نے کہا۔

سادو پہلے ہی جیپ کو دیکھ چکا تھا۔ وہ بہت نروس معلوم ہو رہا تھا اور فوجی اسے دیکھ نہ لے، اس خیال سے اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ جیپ جوجو کی نگاہ میں بھی آ چکی تھی اور اس میں بیٹھا ہوا کتا بھی۔

''کیا تمہارے خیال سے ان لوگوں کو اس پگڈنڈی کے بارے میں معلوم ہے۔'' سادو نے پرل سے پوچھا۔ ٹریفک

جام ہونے کی وجہ سے کار رک گئی تھی۔

''ممکن ہے۔'' پرل نے جواب دیا۔ ''مگر تمہیں ہر صورت میں جوجو کے ساتھ جانا ہے۔'' سادو کا منہ بن گیا۔

''تم میرا ریوالور لے لو۔'' جوجو نے کہا۔ ''میرے لیے رائفل کافی ہے۔'' اس نے اعشاریہ 38 کا ریوالور سادو کی گود میں ڈال دیا۔ سادو نے جلدی سے ریوالور اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑس لیا۔ اسے یہ سب کچھ پسند نہیں تھا مگر وہ منہ بند رکھنے پر مجبور تھا۔

''میں اگلے موڑ پر کار روک لوں گی۔'' پرل نے کہا۔ ''تم جلدی سے اتر جانا۔ واپسی پر تمہیں خود ہی پیدل آنا ہے اور ہاں کیمرا مت بھول جانا۔''

ٹریفک کچھ رواں ہوا تھا۔ سڑک کے موڑ پر...... گارڈ کی نگاہوں سے اوجھل...... پرل نے کار روک لی۔ ''جلدی کرو۔'' اس نے کہا۔ ''میں آدھے گھنٹے میں واپس آؤں گی۔''

گرمی سے پسینے میں نہایا ہوا سادو مووی کیمرا اٹھا کر کار سے اتر گیا۔ جوجو نے وائلن کیس سنبھالا۔ پرل نے جلدی سے کار آگے بڑھا دی۔ جوجو کے ہاتھ میں ایک تھیلا بھی تھا جس میں کھانے پینے کی چیزیں رکھی تھیں۔ گھاس پھوس سے چھپی ہوئی پگڈنڈی گارڈ کی جیپ سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر تھی۔ ایک قدرتی چٹان نے جیپ اور پگڈنڈی کے درمیان تھوڑی سی آڑ پیدا کر دی تھی۔ آس پاس کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ ان کی موجودگی زیادہ نمایاں ہو رہی تھی۔ وہ پگڈنڈی پر آگے بڑھے تو گارڈ نے انہیں دیکھ لیا۔ سادو نے جلدی سے کیمرا آنکھ سے لگا کر فلم بندی شروع کر دی۔ وہ جلد ہی گارڈ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ولا کی چھت ان کے سامنے تھی۔ گارڈ فیئر فیکس نے انہیں دیکھا تو سیاح ہی سمجھا اور جلد ہی اپنے ذہن سے نکال دیا۔ اس نے اس بات پر بھی کوئی حیرت محسوس نہیں کی کہ وہ دو آدمی جو فلم بنا رہے تھے، اچانک کہاں غائب ہو گئے۔

جوجو نے ایک بڑی چٹان کی آڑ میں ایسی جگہ تلاش کر لی جہاں سے اسے ولا کا ٹیرس صاف نظر آ رہا تھا اور جہاں وہ خود دوسروں کی نظروں سے محفوظ رہ سکتا تھا۔ چند منٹ میں وہ رائفل جوڑ کر، سائیلنسر اور ٹیلی اسکوپ لگا کر اپنے کام کے لیے تیار ہو گیا۔ سادو نے جوجو سے کہا کہ وہ ایک محفوظ مقام تک آ گیا ہے اس لیے وہ (سادو) واپس جا رہا ہے۔ اپنا کام ختم کرنے تک جوجو کو یہیں رہنا ہوگا۔ کام ختم کر کے وہ بس سے واپس آ جائے۔ جوجو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رائفل میں گولیاں بھر کے ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے وہ ٹیرس پر اس عورت کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

دوسری جانب تقریباً اسی وقت پیٹروکا ایزی کے ایک اسٹیٹ ایجنٹ ہنری ڈومین کے دفتر کے سامنے اپنی کار سے اتر رہا تھا۔ اس نے باتوں باتوں میں ڈومین سے معلوم کر لیا کہ ولا کے عقبی حصے...... کورنیچی کے علاقے میں...... ایک پگڈنڈی واقع ہے جو ولا کے عقب میں لے جاتی ہے مگر چونکہ ایک مدت سے یہ راستہ استعمال نہیں کیا جا رہا ہے اس لیے شاید اسے معلوم کرنا بھی دشوار ہو۔ ڈومین نے پیٹروکا کو علاقے کا نقشہ دکھا کر اس میں پگڈنڈی کے مقام کی نشاندہی بھی کر دی۔ پیٹروکا نے تمام ضروری چیزیں اور پگڈنڈی کا محلِ وقوع ذہن نشین کر لیا۔ ایجنٹ سے رخصت ہو کر وہ کورنیچی چل دیا۔ وہ دل ہی دل میں پچھتا رہا تھا۔ اس کی غلطی کی وجہ سے کافی قیمتی وقت ضائع ہو گیا تھا۔ اس وقت دوپہر کے ایک بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ ملک بڑی بے تابی سے اس کی رپورٹ کا منتظر ہوگا لیکن اس نے سوچا کہ یہاں تک آ گیا ہے تو پگڈنڈی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہی واپس جانا مناسب ہوگا۔ اس وقت ٹریفک کچھ کم ہو گیا تھا۔ وہ جیپ کے پاس سے گزرتے ہوئے آگے نکل گیا۔ کچھ دور جا کر اندازاً اس مقام پر جہاں پگڈنڈی واقع ہونا چاہیے تھی، اس نے کار روک لی۔ پیدل چل کر وہ جلد ہی سڑک کے اس موڑ تک پہنچ گیا جس کے قریب پگڈنڈی موجود ہونا چاہیے تھی۔ اور وہ موجود تھی۔

چٹان کی آڑ میں رہتے ہوئے پیٹروکا پگڈنڈی پر آگے بڑھا۔ جوجو نے اس کے آنے کی آہٹ سن لی۔ وہ جلدی سے زمین پر لیٹتے ہوئے لمبی لمبی خودرو گھاس میں چھپ گیا۔ اس نے رائفل کی ٹیلی اسکوپ پگڈنڈی پر جما رکھی تھی۔ چند لمحوں کے بعد ہی اسے ٹیلی اسکوپ میں پیٹروکا نظر آ گیا۔ وہ ریوالور ہاتھ میں لیے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ جوجو کے لیے یہ ایک بہت آسان نشانہ تھا۔ اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی بڑی خاموشی سے پیٹروکا کی پیشانی پر لگی اور وہ کوئی آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔ جوجو نے اطمینان کرنے کے بعد کہ پیٹروکا واقعی مر چکا ہے اس کی لاش گھسیٹ کر جھاڑیوں میں چھپا دی۔

دوسری طرف ملک بڑی بے قراری سے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے پیٹروکا کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

جاری ہے